Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries
and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16. A̶B̶. 44

16A44

وہی ایک ہی جسکو دائم بقا ہی
جہان کی وراثت اُسی کو سزا ہی
سوا اُسکے انجام سبکا فنا ہی
نہ کوئی رہیگا نہ کوئی رہا ہی
مسافر یہان ہین فقیر اور غنی سب
غلام اور آزاد ہین رفتنی سب

INDIAN INSTITUTE

وہی ایک ہے جسکو دائم بقا ہے — جہان کی وراثت اُسی کو سزا ہے
سوا اُسکے انجام سبکا فنا ہے — نہ کوئی رہیگا نہ کوئی رہا ہے
مسافر یہان ہین فقیر اور غنی سب — غلام اور آزاد ہین رفتنی سب

INDIAN INSTITUTE

امیرون کی تم سن چکے داستان سب — چلن ہو چکے عالمون کے بیان سب
شریفون کی حالت ہوئی تم پہ عیان سب — بگڑنے کو تیار بیٹھے ہین یان سب
یہ بوسیدہ محراب گرا کا گرا ہی — ستون مرکز ثقل سے ہٹ چکا ہی

یہ جو کچھ ہوا ایک شمّہ ہی اسکا — کہ جو وقت یارون یہ ہی آنے والا
زمانہ نے اونچے سے جسکو گرایا — وہ آخر کو مٹی مین ملکر رہیگا
نہین گرچہ کچھ قوم مین حال باقی — ابھی اور ہونا ہی پامال باقی

یہان ہر ترقی کی غایت یہی ہی — سرانجام ہر قوم و ملت یہی ہی
سدا سے زمانہ کی عادت یہی ہی — طلسم جہان کی حقیقت یہی ہی
بہت یان ہوے خشک چشمے ابل کر — بہت باغ چھانٹے گئے پھول پھلکر

کہان ہین وہ اہرام(۱) مصری کے بانی — کہان ہین وہ گردان زابلستانی
گئے پیشدادی کدھر اور کیانی — مٹا کر رہی سبکو دنیاے فانی
لگاؤ کہین کھوج کلدانیون کا — بتاؤ نشان کوئی ساسانیون کا

(۱) اہرام مصری مصر کے مثلث نما چوپہل مینار ہین جو دریاے نیل سے پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہین - انمین سے ایک مینار دنیا کے سات عجائبات مین شمار ہوتا ہی - گردان زابلستان، سے مراد رستم کا خاندان ہی - فارس کے گیارہ بادشاہ جو ہوشنگ کی اولاد مین ہوے ہین پیشدادی کہلاتے ہین - چار بادشاہ یعنی کاؤس خسرو قباد اور لہراسپ کیانی کہلاتے ہین - کلدانی کیلڈیا یعنی بابل والے -

مہینون کے کٹتے ہین رستے پلون مین
گھرون سے سوا چین ہے منزلون مین
ہر اک گوشہ گلزار ہے جنگلون مین
شب و روز ہے امن قافلون مین
سفر جو کبھی تھا نمونہ سقر کا
وسیلہ ہے وہ اب سراسر ظفر کا

پہونچتی ہین ملکون سے دم دم کی خبرین
چلی آتی ہین شادی و غم کی خبرین
عیان ہین ہر اک بر اعظم کی خبرین
کھلی ہین زمانہ پہ عالم کی خبرین
نہین واقعہ کوئی پنہان کہین کا
ہے آئینہ احوال روی زمین کا

کرو قدر اس امن و آزادگی کی
کہ ہے صاف ہر سمت راہ ترقی
ہر اک راہرو کا زمانہ ہے ساتھی
یہ ہر سو سے آواز پیہم ہے آتی
کہ دشمن کا کھٹکا نہ رہزن کا ڈر ہے
نکل جاؤ رستہ ابھی بے خطر ہے

بہت قافلے دیر سے جا رہے ہین
بہت بوجھ بار اپنے لدوا رہے ہین
بہت چل چلاؤ مین گھبرا رہے ہین
بہت سے نہ چلنے سے پچتا رہے ہین
مگر اک تمھین ہو کہ سوتے ہو غافل
مبادا کہ غفلت مین چھوٹی ہو منزل

نہ بد خواہ سمجھو بس اب یاورون کو
لٹیرے نہ ٹھہراؤ تم رہبرون کو
دو الزام پیچھے نصیحتگرون کو
ٹٹولو ذرا پہلے اپنے گھرون کو
کہ خالی ہین یا پر ذخیرے تمھارے
برے ہین کہ اچھے وتیرے تمھارے

مجھے ڈر ہے ای میرے ہمقوم یارو
مبادا کہ وہ ننگ عالم تمھین ہو
گر اسلام کی کچھ حمیت ہے تمکو
تو جلدی سے اُٹھو اور اپنی خبر لو
وگر نہ یہ قول آئیگا راست تم پر
کہ ہونے سے انکا نہونا ہے بہتر

رہو گے یونہین فارغ البال کب تک
نہ بدلو گے یہ چال اور ڈھال کب تک
رہیگی نئی پود پامال کب تک
نچھوڑو گے تم بھیڑیا چال کب تک
بس اگلے فسانے فراموش کردو
تعصب کے شعلہ کو خاموش کردو

انگریزی حکومت

حکومت نے آزادیان تمکو دی ہین
ترقی کی راہین سراسر کھلی ہین
صدائین یہ ہر سمت سے آرہی ہین
کہ راجہ سے پرجا تلک سب سکھی ہین
تسلط ہے ملکون مین امن و امان کا
نہین بند رستہ کسی کاروان کا

نہ بدخواہ ہے دین و ایمان کا کوئی
نہ دشمن حدیث اور قرآن کا کوئی
نہ ناقض ہے ملت کے ارکان کا کوئی
نہ مانع شریعت کے فرمان کا کوئی
نمازین پڑھو بیخطر معبدون مین
اذانین دو چڑھ کے سے دو مسجدون مین

کھلی ہین سفر اور تجارت کی راہین
نہین بند صنعت کی حرفت کی راہین
جو روشن ہین تحصیل حکمت کی راہین
تو ہموار ہین کسب و دولت کی راہین
نہ گھر مین غنیم اور دشمن کا کھٹکا
نہ رستون مین قزاق و رہزن کا کھٹکا

جہاز ایک گرداب مین پھنس رہا ہی — پڑا جس سے جوکھون مین چھوٹا بڑا ہی
نکلنے کا رستہ نہ بچنے کی جا ہی — کوئی اُنمین سوتا کوئی جاگتا ہی
جو سوتے ہین وہ مست خواب گران ہین — جو بیدار ہین اُنپہ خندہ زنان ہین

کوئی انسے پوچھے کہ ای ہوش والو — کس امید پر تم کھڑے ہنس رہے ہو
بُرا وقت بیڑے پہ آنے کو ہی جو — نچھوڑیگا سوتون کو اور جاگتون کو
بچوگے نہ تم اور نہ ساتھی تمھارے — اگر ناؤ ڈوبی تو ڈوبینگے سارے

غرض عیب کیجے بیان اپنے کیا کیا — کہ بگڑا ہوا یان ہی آوے کا آوا
فقیہ اور جاہل ضعیف اور توانا — تاسف کے قابل ہی احوال سب کا
مریض ایسے مایوس دنیا مین کم ہین — بگڑ کر کبھی جو نہ سنبھلین وہ ہم ہین

کسی نے یہ ایک دانا سے پوچھا — کہ نعمت ہی دنیا مین سب سے بڑی کیا
کہا،، عقل جس سے ملے دین و دنیا — کہا،، گر نہو اُس سے انسان کو بہرا
کہا،، پھر اہم سب سے علم و ہنر ہی — کہ جو باعث افتخار بشر ہی

کہا،، گر نہو یہ بھی اُسکو میسر،، — کہا،، مال و دولت ہی پھر سب سے بڑھکر
کہا،، در ہو یہ بھی اگر بند اُسپر،، — کہا،، اُسپہ بجلی کا گرنا ہی بہتر
وہ ننگ بشر تا کہ ذلت سے چھوٹے — خلائق سب اُسکی نحوست سے چھوٹے،،

یہی ہین وہ نسلین مبارک ہماری
کہ بخشینگی جو دین کو استواری
کرینگی یہی قوم کی غمگساری
انھین سے امیدین ہین سو قوم ساری
یہی شمع اسلام روشن کرینگی
بڑون کا یہی نام روشن کرینگی

خلف اُنکے الحق اگر یان یہی ہین
سلف کے اگر فاتحہ خوان یہی ہین
اگر یادگار عزیزان یہی ہین
اگر نسل اشراف و اعیان یہی ہین
تو یاد اسقدر اُنکی رہجائیگی یان
کہ اک قوم رہتی تھی اس نام کی یان

تعلیم یافتہ مسلمان

سمجھتے ہین شایستہ جو آپ کو یان
ہین آزادگی پر جو اپنی کہ نازان
چلن پر ہین جو قوم کے اپنی خندان
مسلمان ہین سب جنکے نزدیک نادان
جو ڈھونڈھوگے یارون کے ہمدرد اُنمین
تو نکلینگے تھوڑے جوان مرد اُنمین

نہ رنج اُنکے افلاس کا انکو اصلا
نہ فکر اُنکی تعلیم اور تربیت کا
نہ کوشش کی ہمت نہ دینے کو پیسا
اُڑانا مگر مفت اک اک کا خاکا
کہین اُنکی پوشاک پر طعن کرنا
کہین اُنکی خوراک کو نام دھرنا

عزیزون کے جب بات مین عیب پانا
نشانہ اُسے پھبتیون کا بنانا
شماتت سے دل بھائیون کا دکھانا
یگانون کو بیگانہ بنکر چڑانا
نہ کچھ درد کی چوٹ اُنکے جگر مین
نہ قطرہ کوئی خون کا چشم تر مین

نہ گالی سے دشنام سے جی چراتے ہین — نہ جوتی سے پیزار سے ہچکچاتے ہین
جو میلون مین جاتے ہین تو لچھن دکھاتے ہین — جو محفل مین بیٹھین تو فتنے اٹھاتے ہین
لرزتے ہین اوباش انکی ہنسی سے — گریزان ہین رند انکی ہمسایگی سے

سپوتون کو اپنے اگر بیاہ دیجے — تو بہوون کا بوجھ اپنی گردن پہ لیجے
جو بیٹی کے پیوند کی فکر کیجے — تو بدراہ ہین بھانجے اور بھتیجے
یہی جھینکنا کو بکو گھر بگھر ہے — بہو کو ٹھکانا نہ بیٹی کو بر ہے

نہ مطلب نگاری کا انکو سلیقہ — نہ دربارداری کا انکو سلیقہ
نہ امیدواری کا انکو سلیقہ — نہ خدمت گزاری کا انکو سلیقہ
قلی یا نفر ہو تو کچھ کام آئے — مگر انکو کس مد مین کوئی کھپائے

نہین پاتے روٹی جنھین پیٹ بھر کے — وہ گذران کرتے ہین سب عیب کرکے
جو ہین ان مین دو چار آسودہ گھر کے — وہ دن رات خواہان ہین گ بدر کے
نمونے یہ اعیان و اشراف کے ہین — سلف انکے وہ تھے خلف انکے یہ ہین

وہ اسلام کی پود شاید یہی ہے — کہ جسکی طرف آنکھ سب کی لگی ہے
بہت جس سے آیندہ چشم بہی ہے — بقا منحصر جس پہ اسلام کی ہے
یہی جان ڈالیگی باغ کہن مین — اسی سے بہار آئیگی اس چمن مین

اگر کیجے ان پاک شہرون کی گنتی
ہوا جنکے پہلو سے بچکر ہی چلتی
ملی خاک مین جنسے عزت بڑون کی
مٹی خاندانون کی جنسے بزرگی
تو یہ جسقدر خانہ برباد ہونگے
وہ سب اِن شریفون کی اولاد ہونگے

ہوئی اُنکی بچپن مین یون پاسبانی
کہ قیدی کی جیسے کٹے زندگانی
لگی ہونے جب کچھ سمجھ بوجھ سیانی
چڑھی بھوت کی طرح سر پر جوانی
بس اب گھر مین دشوار تھمنا ہی انکا
اکھاڑون مین تکیون مین بسنا ہی انکا

نشہ مین مۓ عشق کے چور ہین وہ
صفِ فوجِ مژگان مین محصور ہین وہ
غمِ چشم و ابرو مین رنجور ہین وہ
بہت ہاتھ سے دل کے مجبور ہین وہ
کرین کیا کہ ہی عشق طینت مین اُنکی
حرارت بھری ہی طبیعت مین اُنکی

اگر شش جہت مین کوئی دلربا ہی
تو دل اِنکا نادیدہ اُسپر فدا ہی
اگر خواب مین کچھ نظر آگیا ہی
تو یاد اُسکی دن رات نام خدا ہی
بھری سب کی وحشت سے روداد ہی یان
جسے دیکھیے قیس و فرہاد ہی یان

اگر مان ہی دکھیا تو اُنکی بلا سے
اپاہج ہی بابا تو اُنکی بلا سے
جو ہی گھر مین فاقا تو اُنکی بلا سے
جو مرتا ہی کنبا تو اُنکی بلا سے
جنھون نے لگا لی ہو لَو دلربا سے
غرض پھر اُنھین کیا رہی ماسوا سے

گذرتے تھے جو جانور اُس طرف سے
ملامت بہت سخت تھے اُنکو کرتے
جب اس کشمکش مین اُنھین دیکھتے تھے
کہ شرماتین وہ زعم باطل سے اپنے
مگر اپنی کد سے نہ باز آتے تھے وہ
ملامت پہ اور اُلٹے غراتے تھے وہ

نہ سمجھے وہ جب تک ہوا دن نہ روشن
نہ جھاڑینگے گرد توہم سے دامن
اسی طرح جو ہین حقیقت کے دشمن
یہ جب ہوگا نور سحر لمعہ افگن
بہت جلد ہو جائیگا آشکارا
کہ جگنو کو سمجھے تھے وہ ایک شرارا

شریفون کی اولاد

شریفون کی اولاد بے تربیت ہے
کسیکو کبوتر اڑانے کی لت ہے
تباہ اُنکی حالت بُری اُنکی گت ہے
کسیکو بٹیرین لڑانے کی دھت ہے
چرس اور گانجے پہ شیدا ہے کوئی
مدک اور چنڈو کا رسیا ہے کوئی

سدا گرم انفار سے اُنکی صحبت
پڑھے لکھون کے سایہ سے اُنکو وحشت
ہر اک رند و اوباش سے اُنکی ملت
مدارس سے تعلیم سے اُنکو نفرت
کمینون کے جرگہ مین عمرین گنوانی
اُنھین گالیان دینی اور آپ کھانی

نہ علمی ارس مین ہین اُنکو بلاتے
نہ شایستہ جلسون مین ہین آتے جاتے
پہیلون کی رونق ہین جا کر بڑھاتے
پڑے پھرتے ہین دیکھتے اور دکھاتے
کتاب اور معلم سے پھرتے ہین بھاگے
مگر ناچ گانے مین ہین سب سے آگے

جو پوچھو کہ حضرت نے جو کچھ پڑھا ہے / مراد آپ کی اسکے پڑھنے سے کیا ہے
مفاد اس میں دنیا کا یا دین کا ہے / نتیجہ کوئی یا کہ اسکے سوا ہے
تو مجذوب کی طرح سب تکنے لگیں گے / جواب اسکا لیکن نہ کچھ دے سکیں گے
نہ حجت رسالت پہ لا سکتے ہیں وہ / نہ اسلام کا حق جتا سکتے ہیں وہ
نہ قرآن کی عظمت دکھا سکتے ہیں وہ / نہ حق کی حقیقت بتا سکتے ہیں وہ
دلیلیں ہیں سب آج بیکار انکی / نہیں چلتی توپوں میں تلوار انکی
پڑے اس مشقت میں ہیں وہ سراپا / نتیجہ نہیں انکو معلوم جسکا
گئیں بھول آگے کی بھیڑیں جو بیٹھا / اسی راہ پر پڑ لیا گلہ سارا
نہیں جانتے یہ کہ جاتے کدھر ہیں / گئے بھول رستہ وہ یا راہ پر ہیں
مثال انکی کوشش کی ہو صاف ایسی / کہ کھائی کہیں بندروں نے جو سردی
ادھر اور ادھر دیر تک آگ ڈھونڈی / کہیں روشنی انکو پائی نہ اسکی
مگر ایک جگنو چمکتا جو دیکھا / پتنگا اسے آگ کا سب نے سمجھا
لیا جا کے تھام اور سب نے اسے دم / لگے اسکو سلگانے سب ملکے ہیم
گیا گھانس پھونس اسپہ لا کر فراہم / پہ کچھ آگ سلگی نہ سردی ہوئی کم
یونہیں رات ساری انھوں نے گنوائی / مگر اپنی محنت کی راحت نہ پائی

نتائج ہین جو مغربی علم و فن کے
وہ ہین ہند مین جلوہ گر سو بسو سے
تعصب نے لیکن وہ ڈالے ہین پردے
کہ ہم حق کا جلوہ نہین دیکھ سکتے

جمی ہین دلون مین ارسطو کی رائین
جو اب وحی اُترے تو ایمان نہ لائین

اب اس فلسفہ پر جو ہین مرنے والے
شفا[1] کے ہین سب جنکو ازبر مقالے
جنھون نے مجسطی پہ ڈیرے ہین ڈالے
حواشی ہین تجرید کے سب کھنگالے

وہ تیلی کے کچھ بیل سے کم نہین ہین
پھرے عمر بھر اور جہان تھے وہین ہین

وہ جب کر چکے ختم تحصیل حکمت
بندھی سر پہ دستار علم و فضیلت
اگر رکھتے ہین کچھ طبیعت مین جودت
تو ہے انکی سب سے بڑی یہ لیاقت

کہ گر دن کو وہ رات کہدین زبان سے
تو منوا کے چھوڑین اُسے اک جہان سے

سوا اِسکے جو آئے اُسکو پڑھا دین
اُنھین جو کچھ آتا ہے اُسکو بتا دین
وہ سیکھے ہین جو بولیان سب سکھا دین
میان مٹھو اپنا سا اُسکو بنا دین

یہ لے دے کے ہے علم کا اُنکے حاصل
اسی پر ہے فخر اُنکو بین الاماثل

نہ سرکار مین کام پانے کے قابل
نہ دربار مین لب ہلانے کے قابل
نہ جنگل مین ریوڑ چرانے کے قابل
نہ بازار مین بوجھ اُٹھانے کے قابل

نہ پڑھتے تو سو طرح کھاتے کما کر
وہ کھوئے گئے اور تعلیم پاکر

(۱) شفا بو علی سینا کی اور مجسطی بطلیموس کی اور تجرید نصیر الدین طوسی کی کتابین ہین ۱۲

وہ طب جسپہ غش ہین ہمارے اطبا
سمجھتے ہین جسکو بیاض مسیحا
بتانے مین ہے بخل جسکے بہت سا
جسے عیب کی طرح کرتے ہین اخفا
فقط چند نسخون کا ہے وہ سفینہ
چلے آئے ہین جو کہ سینہ بہ سینہ

نہ انکو نباتات سے آگہی ہے
نہ اصلا خبر معدنیات کی ہے
نہ تشریح کی ڈ کسی پر کھلی ہے
نہ علم طبیعی نہ کیمسٹری ہے
نہ پانی کا علم اور نہ علم ہوا ہے
مریضون کا انکے نگہبان خدا ہے

نہ قانون مین انکے کوئی خطا ہے
نہ مخزن مین انگشت رکھنے کی جا ہے
سدیدی مین لکھا ہے جو کچھ بجا ہے
نفیسی کے ہر قول پر جان فدا ہے
سلف لکھ گئے جو قیاس اور گمان سے
صحیفے ہین اترے ہوے آسمان سے

وہ تقویم پارینہ یونانیون کی
وہ حکمت کہ ہے اک ڈھوکے کی ٹٹی
یقین جسکو ٹھہرا چکا ہے نکمی
عمل نے جسے کر دیا آکے ردی
اسے وحی سے سمجھے ہین ہم زیادہ
کوئی بات اسمین نہین کم زیادہ

زبور اور توریت و انجیل و قرآن
بالاجماع ہین قابل نسخ و نسیان
مگر لکھ گئے جو اصول اہل یونان
نہین نسخ و تبدیل کا انمین امکان
نہین مٹتے جب تک کہ آثار دنیا
مٹیگا کبھی کوئی شوشہ نہ انکا

جو سقے نہون جی سے جائین گذر سب
ہو میلا جہان گم ہون دہوبی اگر سب
بنے دم پہ گر شہر چہوڑین نفر سب
جو بہڑ جائین مہتر تو گندے ہون گہر سب
یہ کر جائین ہجرت جو شاعر ہمارے
کہین مل کے ,,خس کم جہان پاک،، سارے

عرب جو تہے دنیا مین اس فن کے بانی
نہ تہا کوئی آفاق مین جنکا ثانی
زمانے نے جنکی فصاحت تہی مانی
مٹا دی عزیزون نے انکی نشانی
سب انکے ہنر اور کمالات کہو کر
رہے شاعری کو بہی آخر ڈبو کر

ادب مین گئی جان انکی زبان سے
جلا دین نے پائی انکے بیان سے
سنان کے لیے کام انہون نے لسان سے
زبانون کے کوچے تہے بڑہکر سنان سے
ہوے انکے شعرون سے اخلاق صیقل
پڑی انکے خطبون سے عالم مین ہلچل

خلف انکے آیان جو کہ جادو بیان ہین
فصاحت مین مقبول پیر و جوان ہین
بلاغت مین مشہور ہندوستان ہین
وہ کچہ ہین تو لے دیکے اکس بیان ہین
کہ جب شعر مین عمر ساری گنوائین
تو بہانڈ انکی غزلین مجالس مین گائین

طوائف کو ازبر ہین دیوان انکے
نکلتے ہین تکیون مین ارمان انکے
گویون پہ ہین حد سے احسان انکے
ثناخوان ہین ابلیس و شیطان انکے
کہ ,,عقلون پہ پردے دیے ڈال انہون نے
ہمین کر دیا فارغ البال انہون نے،،

نقصان علوم دنیوی

ہنر ہم مین جو ہین وہ معلوم ہین سب	علوم اور کمالات معدوم ہین سب
چلن اور اطوار مذموم ہین سب	قناعت سے دولت سے محروم ہین سب
جہالت نہین چھوڑتی ساتھ دم بھر	تعصب نہین بڑھنے دیتا قدم بھر

شاعری

وہ شعر اور قصائد کا ناپاک دفتر	عفونت مین سنڈاس سے جو ہے بدتر
زمین جس سے ہے زلزلہ مین برابر	ملک جس سے شرماتے ہین آسمان پر
ہوا علم و دین جس سے تاراج سارا	وہ علمون مین علم ادب ہے ہمارا
برا شعر کہنے کی گر کچھ سزا ہے	عبث جھوٹ بکنا اگر ناروا ہے
تو وہ محکمہ جسکا قاضی خدا ہے	مقرر جہان نیک و بد کی جزا ہے
گنہگار وان چھوٹ جائینگے سارے	جہنم کو بھر دینگے شاعر ہمارے
سخن جو ہے یان آج حصہ ہمارا	نہین قوم کو ظاہرا جس سے چارا
ہر اک کذب و بہتان ہے جسمین گوارا	مجسم ہو اسکا اگر جھوٹ سارا
بنے ہند مین اس سے اور اک ہمالا	ہمالا سے ہو جسکی چوٹی دوبالا
زمانے مین جتنے قلی اور نفر ہین	کمائی سے اپنی وہ سب بہرہ ور ہین
گوئیے امیرون کے نور نظر ہین	ڈفالی بھی لے آتے کچھ مانگ کر ہین
مگر اس تپ دق مین جو مبتلا ہین	خدا جانے وہ کس مرض کی دوا ہین

نبی نے کہا تھا جنھین فخر امت مسلم تھی عالم مین جنکی عدالت	جنھین خلد کی مل چکی تھی بشارت رہا مفتخر جنسے تخت خلافت
(۱) وہ پھرتے تھے راتون کو چھپ چھپ کے در در	کہ شہ پائین اپنا کہین عیب سنکر
نکہ ہم کہ ہین دام و دد ہمسے بہتر نہ اقران و امثال مین ہم موقر	نہ ظاہر کہین ہم مین خوبی نہ مضمر نہ اجداد و اسلاف کے ہم ہین جوہر
نصیحت سے ایسا برا مانتے ہین	کہ گویا ہم اپنے کو پہچانتے ہین
نبوت نہ گر ختم ہوتی عرب پر تو ہے جیسے مذکور قرآن کے اندر	کوئی ہم پہ مبعوث ہوتا پیمبر ضلالت یہود اور نصاریٰ کی اکثر
یونہین جو کتاب اُس پیمبر پہ آتی	وہ گمراہیان سب ہماری جتاتی

(۱) حضرت عمر کے عہد مین ایکبار کچھ سوداگر آکر شہر سے باہر اُترے - رات کو آپ اور عبد الرحمن بن عوف حسب عادت گشت کرنے کے لیے وہان گئے - انکو رات بھر مین تین بار ایک بچہ کے رونے کی آواز آئی - عمر فاروق ہر دفعہ اُس خیمہ پر جاتے تھے اور اُسکی مان کو ملامت کر آتے تھے کہ تو کیسی بری مان ہے کہ تیرا بچہ اول شب سے بیچین ہے - آخر اُس عورت نے کہا اے خدا کے بندے تو نے مجھے ساری رات دق کیا - مین اس سے دودھ پینے کی عادت چھڑواتی ہون - وہ ضد کرتا ہے - کہا کیون - کہا عمر دودھ چھٹے بغیر بچون کا وظیفہ مقرر نہین کرتا - آپ بہت روئے اور اپنے جی مین کہا کہ خدا جانے مسلمانون کے کتنے بچے میرے سبب سے ہلاک ہوے ہونگے - اُسی وقت منادی کرائی کہ کوئی اپنے بچے کا دودھ جلدی نہ چھڑائے اور تمام ملک مین حکم بھیجدیے کہ ہر مسلمان کے ہان بچہ ہوتے ہی اسکا وظیفہ مقرر کیا جائے +

اُسے جانتے ہین بڑا اپنا دشمن — ہمارے کرے عیب جو ہم پہ روشن
نصیحت سے نفرت ہی ناصح سے اَن بن — سمجھتے ہین ہم ہمناؤن کو رہزن
یہی عیب ہی سب کو کھویا ہی جسنے — ہمین ناؤ بھر کر ڈبویا ہی جسنے

وہ عہد ہمایون جو خیر القرون تھا — خلافت کا جبتک کہ قائم ستون تھا
نبوت کا سایہ ابھی ہمنون تھا — سمان خیر و برکت کا ہر دم فزون تھا
عدالت کے زیور سے تھے سب مزین — پھلا اور پھولا تھا احمدؐ کا گلشن

سعادت بڑی اُس زمانہ کی یہ تھی — کہ جھکتی تھی گردن نصیحت پہ سبکی
نہ کرتے تھے خود قول حق سے خموشی — نہ لگتی تھی حق کی اُنھین بات کڑوی(١)
غلامون سے ہوجاتے تھے بند آقا — خلیفون سے لڑتی تھی ایک ایک بڑھیا

(١) ایک مجلس مین مہاجر و انصار جمع تھے حضرت عمر نے (کہ اُسوقت خلیفہ تھے) تین بار سب سے مخاطب ہو کر یہ کہا کہ اگر مین حقوق خلافت مین سُستی کرون تو تم کس طرح پیش آؤ گے۔ بشر بن سعد نے جواب دیا کہ اگر تو ایسا کرے تو ہم تکلے کی طرح تیرے بل نکالدین۔ حضرت عمر نے کہا کہ اگر تم ایسے ہو تو تمھارا کیا کہنا۔ ایکبار حضرت عمر بڑے بڑے مہر باندھنے کی ممانعت کر رہے تھے کہ ایک بڑھیا نے کھڑے ہو کر قرآن کی یہ آیت پڑھی کہ ان آتیتم احدٰھن قنطارا فلا تاخذوا منہ شیئًا اور کہا کہ خلیفہ ہو کر قرآن نہین سمجھتا۔ حضرت عمر نے کہا " عمر سے سب کا علم زیادہ ہی یہانتک کہ بڑھیون کا بھی " اور پھر ممانعت نہ کی۔

نکالی گر انکی بھلائی کی صورت   تو ڈالین جہان تک بنے اسمین کھنڈت
سنین کامیابی مین جب اسکی شہرت   تو دل سے تراشین کوئی تازہ تہمت
منہ اپنا ہو گو دین و دنیا مین کالا   نہ ہو ایک بھائی کا پر بول بالا

اگر پاتے ہین دو دلون مین صفائی   تو ہین ڈالتے انمین طرح جدائی
گھنی دو گروہون مین جسدم لڑائی   تو گویا تمنا ہماری بر آئی
بس اس سے نہین مشغلہ خوب کوئی   تماشا نہین ایسا مرغوب کوئی

تعلب مین بدنیتی مین دغا مین   نمود اور بناوٹ فریب و ریا مین
سعایت مین بہتان مین افترا مین   کسی بزم بیگانہ و آشنا مین
نہ پاؤ گے رسوا و بدنام ہمسے   بڑھے پھر نہ کیون شان اسلام ہمسے

خوشامد مین ہمکو وہ قدرت ہے حاصل   کہ انسان کو ہر طرح کرتے ہین مائل
کہین احمقون کو بناتے ہین عاقل   کہین ہوشیارون کو کرتے ہین غافل
کسی کو اتارا کسی کو چڑھایا   یونہین سیکڑون کو اسامی بنایا

روایات پر حاشیہ اک چڑھانا   قسم جھوٹے وعدون پہ سو بار کھانا
اگر مدح کرنا تو حد سے بڑھانا   مذمت پہ آنا تو طوفان اٹھانا
یہ ہے روزمرہ کا یان انکے عنوان   فصاحت مین بے مثل ہین جو مسلمان

غیبت

مجالس مین غیبت کا زور اسقدر ہی نہ بھائی کو بھائی سے یان درگزر ہی	کہ آلودہ اس خون مین ہر بشر ہی نہ ملا نہ صوفی کو اس سے حذر ہی
اگر نشۂ مے ہو غیبت مین پنہان	تو ہشیار پائے نہ کوئی مسلمان
جنھین چار پیسے کا مقدور ہی یان موافق نہین جنسے ایام دوران	سمجھتے نہین ہین وہ انسان کو انسان نہین دیکھ سکتے کسی کو وہ شادان
نشہ مین تکبر کے ہی چور کوئی	حسد کے مرض مین ہی رنجور کوئی
اگر مرجع خلق ہی ایک بھائی بھلا جسکو کہتی ہی ساری خدائی	نہین ظاہرا جسمین کوئی برائی ہر اک دل مین عظمت ہی جسکی سمائی
تو پڑتی ہین اُس پر نگاہین غضب کی	کھٹکتا ہی کانٹا سا آنکھون مین سب کی
بگڑتا ہی جب قوم مین کوئی بنکر ابھی دشمن جھکتے تھے جسکے در پر	ابھی بخت و اقبال تھے جسکے یاور مگر کر دیا اب زمانہ نے بے پر
تو ظاہر مین گر کڑھتے ہین خوش ہین جی مین	کہ ہمدرد ہاتھ آیا اک مفلسی مین
اگر اک جوانمرد ہمدرد انسان تو خود قوم اُسپر لگائے یہ بہتان	کرے قوم پر دل سے جان اپنی قربان کہ ہی اُسکی کوئی غرض اسمین پنہان
وگرنہ پڑی کیا کسیکو کسیکی	یہ چالین سراسر ہین خود مطلبی کی

حسد و کبر

خود غرضی

تعریف تعصب	تعصب نے اُس صاف چشمہ کو آکر	کیا بغض کے خار و خس سے مکدر
	بنے خصم جو تھے عزیز اور برادر	نفاق اہل قبلہ مین پھیلا سراسر
	نہین دستیاب ایسے اب دو مسلمان	کہ ہو ایک کو دیکھکر ایک شادان
[illegible] اہل اسلام	ہمارا یہ حق تھا کہ سب یار ہوتے	مصیبت مین یارون کے غمخوار ہوتے
	سب اک اک کے باہم مددگار ہوتے	غم قوم مین سینہ افگار ہوتے
	جب الفت مین یون ہوتے ثابت قدم ہم	تو کہہ سکتے اپنے کو خیر الامم ہم
	اگر بھولتے ہم نہ قول پیمبر	کہ ہین سب مسلمان باہم برادر
	برادر ہے جب تک برادر کا یاور	معین اُسکا ہے خود خداوند داور
	تو آتی نہ بیڑے پہ اپنے تباہی	فقیری مین بھی کرتے ہم بادشاہی
ثمرہ اتفاق	وہ گھر جسمین ہون دل ملے سب کے باہم	خوشی نا خوشی مین ہون جب یار و ہمدم
	اگر ایک خوشدل تو گھر سارا خرم	اگر ایک غمگین تو دل سب کے پر غم
	مبارک ہے اُس قصر شاہنشہی سے	جہان ایک دل ہو مکدر کسی سے
اخلاق اہل اسلام	اگر ہو مدار اسپہ تحقیق دین کا	کہ ہے دینداروں کا برتاؤ کیسا
	ہے بازار اُنکا کھرا یا کہ کھوٹا	ہے قول و قرار اُنکا جھوٹا کہ سچا
	تو ایسے نمونے بہت شاذ ہین یان	کہ اسلام پر جنسے قائم ہو برہان

کوئی چیز سمجھو نہ اپنی بری تم / رہو بات کو اپنی کرتے بڑی تم
حمایت مین ہو جبکہ اسلام کی تم / تو ہو ہر بدی اور گنہ سے بری تم
بدی سے نہین مومنون کو مضرت / تمھارے گناہ اور نہ اورون کی طاعت

مخالف کا اپنے اگر نام لیجے / تو ذکر اسکا ذلت سے خواری سے کیجے
کبھی بھولکر طرح اسمین نہ دیجے / قیامت کو دیکھو گے اسکے نتیجے
گناہون سے ہوتے ہو گویا مبرا / مخالف پہ کرتے ہو جب تم تبرا

نہ سنی مین اور جعفری مین ہو الفت / نہ نعمانی و شافعی مین ہو ملت
وہابی سے صوفی کی کم ہو نہ نفرت / مقلد کرے نامقلد پہ لعنت (حنفی ۱۲)
رہے اہل قبلہ مین جنگ ایسی باہم / کہ دین خدا پر ہنسے سارا عالم

کرے کوئی اصلاح کا گر ارادہ / تو شیطان سے اسکو سمجھو زیادہ
جسے ایسے مفسد سے ہو استفادہ / رہ حق سے ہو برطرف اسکا جادہ
شریعت کو کرتے ہین برباد دونون / ہین مردود شاگرد و استاد دونون

الفت اسلام

وہ دین جسنے الفت کی بنیاد ڈالی / کیا طبع دوران کو نفرت سے خالی
بنایا اجانب کو جسنے موالی / ہر اک قوم کے دل سے وحشت نکالی
عرب اور حبش ترک و تاجیک و دیلم / ہوے سارے شیر و شکر ملکے باہم

وہ یان اک عجب بھیس مین جلوہ گر ہی
چھپا جسکے پردہ مین اُسکا ضرر ہی
بھرا زہر جس جام مین سر بسر ہی
وہ آب بقا ہمکو آتا نظر ہی
تعصب کو اک جزو دین سمجھے ہین ہم
جہنم کو خلد برین سمجھے ہین ہم

ہمین واعظون نے یہ تعلیم دی ہی
کہ، جو کام دینی ہی یا دنیوی ہی
مخالف کی ریس اُسمین کرنی بری ہی
نشان غیرت دین حق کا یہی ہی
نہ ٹھیک اُسکی ہرگز کوئی بات سمجھو
وہ دن کو کہے دن تو تم رات سمجھو

قدم گر رہ راست پر اُسکا پاؤ
تو تم سیدھے رستہ سے کترا کے جاؤ
پڑین اسمین جو دقتین وہ اُٹھاؤ
لگین جسقدر ٹھوکرین اسمین کھاؤ
جو نکلے جہاز اُسکا بچکر بھنور سے
تو تم ڈالدو ناؤ اندر بھنور کے

اگر مسخ ہوجاے صورت تمھاری
بہائم مین ملجاے سیرت تمھاری
بدل جاے بالکل طبیعت تمھاری
سراسر بگڑ جاے حالت تمھاری
تو سمجھو کہ ہی حق کی اک شان یہ بھی
ہی اک جلوۂ نور ایمان یہ بھی

نہ اوضاع مین تمسے نسبت کسی کو
نہ اخلاق مین تم پہ سبقت کسی کو
نہ حاصل کھانون مین لذت کسی کو
نہ پیدا یہ پوشش نہ زینت کسی کو
تمھین فضل ہر علم مین برملا ہی
تمھاری جہالت مین بھی اک ادا ہی

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر | جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر | کواکب مین مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنون پر کشادہ ہین راہین | پرستش کرین شوق سے جسکی چاہین

نبی کو جو چاہین خدا کر دکھائین | اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائین
مزارون پہ دن رات نذرین چڑھائین | شہیدون سے جا جا کے مانگین دعائین
نہ توحید مین کچھ خلل اس سے آئے | نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

وہ دین جس سے توحید پھیلی جہان مین | ہوا جلوہ گر حق زمین و زمان مین
رہا شرک باقی نہ وہم و گمان مین | وہ بدلا گیا آکے ہندوستان مین
ہمیشہ سے اسلام تھا جس پہ نازان | وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلمان

تعصب (۱) کہ ہے دشمن نوع انسان | بھرے گھر کیے سیکڑون جسنے ویران
ہوئی بزم نمرود جس سے پریشان | کیا جسنے فرعون کو نذر طوفان
گیا جوش مین بولہب جسکے کھویا | ابوجہل کا جسنے بیڑا ڈبویا

تعصب

(۱) تعصب اصل مین بیجا حمایت کرنے کو کہتے ہین مگر چونکہ اکثر بیجا حمایت کے ساتھ ہی بیجا مخالفت اور بیجا نفرت بھی پائی جاتی ہے اسلیے تعصب کا اطلاق حیف و میل دونون پر ہوتا ہے — نمرود حضرت ابراہیم کی مخالفت سے اور فرعون حضرت موسے کے عناد سے اور ابولہب اور ابوجہل ہمارے نبی کی دشمنی سے ایسے برباد ہوے کہ انکی تباہی اور بربادی آجتک ضرب المثل ہے —

نہ کی انکی اخلاق مین رہنمائی (۱) نہ باطن مین کی انکے پیدا صفائی
بڑا حکام ظاہر کی کی یہ بڑھائی کہ ہوتی نہین انسے دم بھر رہائی
وہ دین جو کہ چشمہ تھا خلقِ نکو کا کیا اسکو بازیچہ غسل و وضو کا
بجائے شست وشو (۲)

سدا اہلِ تحقیق سے دل مین بل ہے حدیثون پہ چلنے مین دین کا خلل ہے
فتاوون پہ بالکل مدارِ عمل ہے ہر اک رائے قرآن کا نعم البدل ہے
کتاب اور سنت کا ہے نام باقی خدا اور نبی سے نہین کام باقی

جہان مختلف ہون روایات باہم نہ ہون سیدھی سادی روایت سے خوش ہم
جسے عقل رکھے نہ ہرگز مسلّم اُسے ہر روایت سے سمجھین مقدم
سب اسمین گرفتار چھوٹے بڑے ہین سمجھ پر ہماری یہ پتھر پڑے ہین

آکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مین نے قربانی سے پہلے سر منڈوالیا آپنے فرمایا کچھ حرج نہین ہے اب قربانی کرلے ـ پھر ایک اور شخص نے آکر عرض کیا کہ مین نے کنکریان پھینکنے سے پہلے قربانی کرلی آپنے فرمایا کچھ حرج نہین ہے اب کنکریان پھینک لے
صاحب میزان شعرانی کا قول ہے کہ دین مین جسقدر آسانیان ہین وہ خدا اور رسول کی طرف سے ہین اور جتنی مشکلین ہین وہ علما کی طرف سے ہین ـ
(۳) آنحضرت نے فرمایا ہے کہ بُعثتُ لاتمم مکارم الاخلاق ـ یعنی مین اسلیے بھیجا گیا ہون کہ اخلاق کی خوبیون کو کمال کے درجہ تک پہونچا دون ـ اور یہ بھی فرمایا کہ اچھا چلن اور نیک خصلت نبوت کا پچیسوان حصہ ہے اور یہ بھی فرمایا کہ وہ شخص مومن نہین ہے جسنے اپنا پیٹ بھر لیا اور ہمسایہ کو بھوکا چھوڑ دیا قرآن اور حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رسالت کا بڑا مقصد اخلاق کی تہذیب ہے ـ

کبھی وہ گلے کی رگین ہین پہلاتے
کبھی جھاگ پر جھاگ ہین منہہ پہ لاتے
کبھی خوک اور سگ ہین اسکو بتاتے
کبھی مارنے کو عصا ہین اُٹھاتے
ستون (چشم بد دور) ہین آپ دین کے
نمونہ ہین خلقِ رسولِ امین کے

جو چاہے کہ خوش اُنسے ملکہ ہو انسان
تو ہی شرط وہ قوم کا ہو مسلمان
نشان سجدہ کا ہو جبین پر نمایان
تشرع مین آ سکے نہ ہو کوئی نقصان
لبین بڑھ رہی ہون تو داڑھی چڑھی ہو
ازار اپنی حد سے نہ آگے بڑھی ہو

عقائد مین حضرت کا ہمداستان ہو
ہر اک اصل مین فرع مین ہمزبان ہو
حریفون سے اُنکے بہت بدگمان ہو
مریدون کا اُنکے بڑا مدح خوان ہو
گر ایسا نہین ہی تو مردودِ دین ہی
بزرگون سے ملنے کے قابل نہین ہی

شریعت کے احکام تھے وہ گوارا
کہ شیدا تھے اُنپر یہود اور نصارا
گواہ اُنکی نرمی کا قرآن ہی سارا (۱)
خود "الدین یُسر" نبی نے پکارا
مگر یان کیا ایسا دشوار اُنکو
کہ مومن سمجھنے لگے بار اُنکو

(۱) قرآن مین بہت سی آیتین دین اسلام کی آسانی پر دلالت کرتی ہین جیسے یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر — اور لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا — اور ما جعل علیکم فی الدین من حرج اور بیشمار حدیثین اسی باب مین مروی ہین جیسے لا رہبانیۃ فی الاسلام اور لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام اور اذا ام احدکم فلیخفف فان فیہم الصغیر والکبیر والضعیف والمریض عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ (موسم حج مین) ایک شخص نے

مرشدان دروغی

بہت لوگ پیرون کی اولاد بنکر
نہین ذات والا مین کچھ جنکی جوہر
بڑا فخر ہی جنکو ہے دے کے اسیر
کہ تھے اُنکے اسلاف مقبول داور
کرشمے ہین جا جا کے جھوٹے دکھاتے
مریدون کو ہین لوٹتے اور کھاتے

یہ ہین جادہ پیمائے راہ طریقت
مقام انکا ہی ماوراے شریعت
انھین پر ہی ختم آج کشف و کرامت
انھین کے ہی قبضہ مین بندون کی قسمت
یہی ہین مراد (۱) اور یہی ہین مُرید اب
یہی ہین جنید اور یہی بایزید اب

علمائے زمانہ

بڑھے جس سے نفرت وہ تحریر کرنی
جگر جس سے شق ہون وہ تقریر کرنی
گنہگار بندون کی تحقیر کرنی
مسلمان بھائی کی تکفیر کرنی
یہ ہی عالمون کا ہمارے طریقہ
یہ ہی ہادیون کا ہمارے سلیقہ

کوئی مسئلہ پوچھنے اُنسے جائے
تو گردن پہ بار گران لیکے آئے
اگر بدنصیبی سے شک اُسمین لائے
تو قطعی خطاب اہل دوزخ کا پائے
اگر اعتراض اُسکی نکلا زبان سے
تو آنا سلامت ہی دشوار وان سے

(۱) صوفیہ کی اصطلاح مین مراد وہ شخص ہی جسنے جاذبہ الٰہی کے بعد سلوک اختیار کیا ہو اور مُرید وہ ہی جو سلوک کے بعد جذب کے مرتبہ کو پہونچا ہو — جنید بغدادی اور بایزید بسطامی غالباً تیسری صدی ہجری کے مشہور عُرفا مین سے ہین —

قحط اولیا

پڑی ہین سب اُجڑی ہوئی خانقاہین — وہ درویش و سلطان کی امیدگاہین
کھلی تھین جہان علم باطن کی راہین — فرشتون کی پڑتی تھین جن پر نگاہین
کہان ہین وہ جذب الٰہی کے پھندے — کہان ہین وہ اللہ کے پاک بندے

قحط علماء دین

وہ علم شریعت کے ماہر کدھر ہین — وہ اخبار دین کے مبصر کدھر ہین
اصولی کدھر ہین مناظر کدھر ہین — محدث کہان ہین مفسر کدھر ہین
وہ مجلس جو کل سربسر تھی چراغان — چراغ اب کہین ٹمٹماتا نہین وان

مدارس وہ تعلیم دین کے کہان ہین — مراحل وہ علم و یقین کے کہان ہین
وہ ارکان شرع متین کے کہان ہین — وہ وارث رسول امین کے کہان ہین
رہا کوئی امت کا ملجا نہ ماوا — نہ قاضی نہ مفتی نہ صوفی نہ ملا

قحط کتب دینیہ

کہان ہین وہ دینی کتابون کے دفتر — کہان ہین وہ علم الٰہی کے منظر
چلی ایسی اس بزم مین باد صرصر — بجھین مشعلین نور حق کی سراسر
رہا کوئی سامان نہ مجلس مین باقی — صراحی نہ طنبور مطرب نہ ساقی

بیان علماء

بہت لوگ بنکر ہوا خواہ امت — سفیہون سے منوا کے اپنی فضیلت
سدا گانو در گانو نوبت بنوبت — پڑے پھرتے ہین کرتے تحصیل دولت
یہ ٹھہرے ہین اسلام کے رہنما اب — لقب انکا ہے وارث انبیا اب

ہمدردی کا نتیجہ

عروج انکا جو تم عیان دیکھتے ہو
مطیع انکا سارا جہان دیکھتے ہو
جہان مین انھین کامران دیکھتے ہو
انھین برتر از آسمان دیکھتے ہو
یہ ثمرے ہین انکی جوانمردیون کے
نتیجے ہین آپس کی ہمدردیون کے

ہمت والے مسلمان دولتمند

غنی ہم مین ہین جو کہ ارباب ہمت
اگر ہے مشائخ سے انکو عقیدت
مسلم ہے عالم مین جنکی سخاوت
تو ہے پیرزادون پہ وقف انکی دولت
لگے ہین دن رات وان عیش کرتے
یہ نوکر ہین جتنے وہ بھوکے ہین مرتے

عمل واعظون کے اگر قول پر ہے
نماز اور روزہ کی عادت اگر ہے
تو بخشش کی امید بے صرف زر ہے
تو روز حساب انکو پھر کس کا ڈر ہے
اگر شہر مین کوئی مسجد بنا دی
تو فردوس مین نیو اپنی جما دی

عمارت کی بنیاد ایسی اٹھانی
تماشون مین شہرت بڑون کی اڑانی
نہ نکلے کہین ملک مین جسکا ثانی
نمائش مین دولت خدا کی لٹانی
چھٹی بیاہ مین کرنے لاکھون کے سامان
یہ ہین انکے ارمان یہ ہین انکی خوشیان

دین اسلام کی حالت

مگر دین برحق کا بوسیدہ ایوان
زمانہ مین ہے جو کوئی دن کا مہمان
تزلزل مین ہین مدت سے جسکے ارکان
نہ پائینگے ڈھونڈا جسے پھر مسلمان
عزیزون نے اس سے توجہ اٹھائی
عمارت کا ہے اسکی اللہ والی

(۱) عمل جنکا تھا اس کلام متین پر — وہ سرسبز ہین آج روے زمین پر
تفوق ہے انکو کہین و مہین پر — مدار آدمیت کا ہے اب انھین پر
شریعت کے جو ہمنے پیمان توڑے — وہ لیجا کے سب اہل مغرب نے جوڑے

سمجھتے ہین گمراہ جنکو مسلمان — نہین جنکو عقبےٰ مین امید غفران
نہ حصے مین فردوس جنکے نہ رضوان — نہ تقدیر مین حور جنکے نہ غلمان
پس از مرگ دوزخ ٹھکانا ہے جنکا — (۲) حمیم آب و زقوم کھانا ہے جنکا

وہ ملک اور ملت پہ اپنے فدا ہین — سب آپس مین اک اک کے حاجت روا ہین
اولوالعلم ہین انمین یا اغنیا ہین — طلبگار بہبود خلق خدا ہین
یہ تمغا تھا گویا کہ حصہ انھین کا — کہ ،، (۳) حب الوطن ہے نشان مومنین کا ،،

امیرون کی دولت غریبون کی ہمت — ادیبون کی انشا حکیمون کی حکمت
فصیحون کے خطبے شجاعون کی جرأت — سپاہی کے ہتیار شاہون کی طاقت
دلون کی امنگین امیدون کی خوشیان — سب اہل وطن اور وطن پر ہین قربان

(۱) یعنی یورپ کی قومین جو قوم کی ہمدردی اور وطن کی حمایت اور تمام نوع انسان کی دستگیری اور امداد مین سارے جہان سے فائق ہین —
(۲) حمیم گرم پانی جو دوزخیون کو پلایا جائیگا — زقوم اہل دوزخ کے لیے ایک قسم کی خوراک ہوگی —
(۳) جیسا حدیث مین آیا ہے حب الوطن من الایمان —

پریشان اگر قحط سے اک جہان ہے — تو بےفکر ہیں کیونکہ گھر میں سامان ہے
اگر باغ امت میں فصل خزان ہے — تو خوش ہیں کہ اپنا چمن گلفشان ہے
بنی نوع انسان کا حق انپہ کیا ہے — وہ اک نوع نوع بشر سے جدا ہے

کہاں بندگان ذلیل اور کہاں وہ — بسر کرتے ہیں بے غم قوت و نان وہ
پہنتے نہیں جز سمور و کتان وہ — مکان کہتے ہیں رشک خلد جنان وہ
نہیں چلتے وہ بے سواری قدم بھر — نہیں رہتے بے نغمہ و ساز دم بھر

کمر بستہ ہیں لوگ خدمت میں انکی — گل و لالہ رہتے ہیں صحبت میں انکی
نفاست بھری ہے طبیعت میں انکی — نزاکت سو داخل ہے عادت میں انکی
دواؤں میں مشک انکے اٹھتا ہے ڈھیروں — وہ پوشاک میں عطر ملتے ہیں سیروں

یہ ہو سکتے ہیں انکے ہمجنس کیونکر — نہیں چین جنکو زمانہ سے دم بھر
سواری کو گھوڑا نہ خدمت کو نوکر — نہ رہنے کو گھر اور نہ سونے کو بستر
پہننے کو کپڑا نہ کھانے کو روٹی — جو تدبیر الٹی تو تقدیر کھوٹی

یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا — کہ ہے ساری مخلوق کنبا خدا کا (۱)
وہی دوست ہے خالق دوسرا کا — خلائق سے ہے جسکو رشتہ ولا کا
یہی ہے عبادت یہی دین و ایمان — کہ کام آئے دنیا میں انسان کے انسان

(۱) یہ دو حدیثیں ہیں ۱ الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ ۲ الدین النصیحۃ

سمجھتے ہین سب عیب جن عادتون کو
بہائم سے نسبت ہے جن سیرتون کو
چھپاتے ہین اوباش جن خصلتون کو
نہین کرتے اجلاف جن حرکتون کو
وہ یان اہل دولت کو ہین شیر مادر
نہ خوف خدا ہے نہ شرم پیمبر

طبیعت اگر لہو و بازی پہ آئی
تو دولت بہت سی اسی مین لٹائی
جو کی حضرت عشق نے رہنمائی
تو کر دی بھرے گھر کی دم مین صفائی
پھر آخر لگے مانگنے اور کھانے
تو یونہین مٹ گئے یان ہزارون گھرانے

نہ آغاز پر اپنے غور انکو اصلا
نہ انجام کا اپنے کچھ انکو کھٹکا
نہ فکر انکو اولاد کی تربیت کا
نہ کچھ ذلت قوم کی انکو پروا
نہ حق کوئی دنیا پہ انکا نہ دین پر
خدا کو وہ کیا منھ دکھائینگے جا کر

کسی قوم کا جب الٹتا ہے دفتر
تو ہوتے ہین مسخ انمین پہلے تونگر
کمال انمین رہتے ہین باقی نہ جوہر
نہ عقل انکی ہادی نہ دین انکا رہبر
نہ دنیا مین ذلت نہ عزت کی پروا
نہ عقبے مین دوزخ نہ جنت کی پروا

نہ مظلوم کی آہ و زاری سے ڈرنا
نہ مفلوک کے حال پر رحم کرنا
ہوا و ہوس مین خودی سے گزرنا
تعیش مین جینا نمائش پہ مرنا
سدا خواب غفلت مین بیہوش رہنا
دم نزع تک خود فراموش رہنا

ذی مقدور مسلمان

امیرون کا عالم نہ پوچھو کہ کیا ہی — خمیر انکا اور انکی طینت جدا ہی
سزاوار ہی انکو جو ناسزا ہی — روا ہی انھین سبکو جو ناروا ہی
شریعت ہوئی ہی نکو نام انسے — بہت فخر کرتا ہی اسلام انسے

ہر اک بول پر انکے مجلس فدا ہی — ہر اک بات پر وان رستا در بجا ہی
نہ گفتار مین انکی کوئی خطا ہی — نہ کردار انکا کوئی ناسزا ہی
وہ جو کچھ کہ ہین کہہ سکے کون انکو — بنایا ندیمون نے فرعون انکو

وہ دولت کہ ہی مایۂ دین و دنیا — وہ دولت کہ ہی توشۂ راہ عقبا
سلیمان نے کی جسکی حق سے تمنا — بڑھا جس سے آفاق مین نام کسرا
کیا جسنے حاتم کو مشہور دوران — کیا جسنے یوسف کو مسجود اخوان

ملا ہی یہ فخر اسکو انکی بدولت — کہ سمجھی گئی ہی وہ اصل شقاوت
کہین ہی وہ سرمایۂ جہل و غفلت — کہین نشۂ بادۂ کبر و نخوت
جہان کے لیے جو کہ آب بقا ہی — وہ اس قوم کے حق مین سمی ہوا ہی

ادھر مال و دولت نے یان منھ دکھایا — ادھر ساتھ ساتھ اسکے ادبار آیا
پڑا آکے جس گھر پہ ثروت کا سایا — عمل وان سے برکت نے اپنا اٹھایا
نہین اس یان چارہ پیسے کسی کو — مبارک نہین جیسے پرچھائیں کو

نہین مانگنے کا طریق ایک ہی یان — گدائی کی ہین صورتین نت نئی یان
نہین حصر کنگلون پہ کدیہ گری یان — کوئی دے تو منگتون کی ہر کیا کمی یان
بہت ہاتھ پھیلائے زیر ردا ہین — چھپے اُجلے کپڑون مین اکثر گدا ہین

بہت آکے کہکے مسجد کے بانی — بہت بنکے خود سیّد خاندانی
بہت سیکھکر نوحہ و سوز خوانی — بہت مدح مین کرکے رنگین بیانی
بہت آستانون کے خدام بنکر — بڑے مانگتے کھاتے پھرتے ہین در در

مشقت کو محنت کو جو عار سمجھین — ہنر اور پیشہ کو جو خوار سمجھین
تجارت کو کھیتی کو دشوار سمجھین — فرنگی کے پیسے کو مُردار سمجھین
تن آسانیان چاہین اور آبرو بھی — وہ قوم آج ڈوبے گی گر کل نہ ڈوبی

کہین نوکری بھی کرین بے عزتی کی — جو روٹی کمائین تو بے حرمتی کی
کہین پائین خدمت تو بے غیرتی کی — قسم کھائیے انکی خوش قسمتی کی
امیرون کے بنتے ہین جب یہ مصاحب — تو جاتے ہین ہو کر حمیت سے تائب

امیرون کے مصاحب

کہین اُنکی صحبت مین گانا بجانا — کہین مسخرہ بنکے ہنسنا ہنسانا
کہین پھبتیان کہکے انعام پانا — کہین چھیڑ کر گالیان سب سے کھانا
یہ کام اور بھی کرتے ہین پر نہ ایسے — مسلمان بھائی سے بن آئین جیسے

یہ ہین ڈھنگ اُن تازہ آفت زدون کے بہت کم زمانہ ہوا جنکو بگڑے
ابھی ایک عالم ہے آگاہ جنسے کہ ہین کسکے بیٹے وہ اور کسکے پوتے
جنھین دیس پردیس سب جانتے ہین حسب اور نسب جنکا پہچانتے ہین

مگر مٹ چکا جنکا نام و نشان ہے پرانی ہوئی جنکی اب داستان ہے
فسانون مین قصّون مین جنکا بیان ہے بہت نسل پر ننگ اُنکی جہان ہے
نہین اُنکی قدر اور پرسش کہین اب انھین بھیک تک کوئی دیتا نہین اب

بہت آگ چلمون کی سلگانے والے بہت گھانس کی گٹھریان لانے والے
بہت دربدر مانگ کر کھانے والے بہت فاقے کر کر کے مر جانے والے
جو پوچھو کہ کس کان کے ہین وہ جوہر تو نکلین گے نسل ملوک انمین اکثر

انھین کے بزرگ اکدن حکمران تھے انھین کے پرستار پیر و جوان تھے
یہی ہامن عاجز و ناتوان تھے یہی مرجع دیلم و اصفہان تھے
یہی کرتے تھے ملک کی گلہ بانی انھین کے گھرون مین تھی صاحبقرانی

یہ اے قوم اسلام عبرت کی جا ہے کہ شاہون کی اولاد در در گدا ہے
جسے سنیے افلاس مین مبتلا ہے جسے دیکھیے مفلس و بینوا ہے
نہین کوئی انمین کمانے کے قابل اگر ہین تو ہین مانگ کھانے کے قابل

افلاس

فلاکت جسے کہیے اُمّ الجرائم
نہین رہتے ایمان پہ دل جس سے قائم
بناتی ہی انسان کو جو بہائم
مُصلّی ہین جس سے نہ جمع نہ صائم
وہ یون اہل اسلام پر چھا رہی ہی
کہ مسلم کی گویا نشانی یہی ہی

کہین مکر کے گر سکھاتی ہی ہمکو
کہین جھوٹ کی لو لگاتی ہی ہمکو
خیانت کی چالین چلاتی ہی ہمکو
خوشامد کی گھاتین بتاتی ہی ہمکو
فسون جب باقی نہین کارگر وہ
تو کرتی ہی آخر کو دریوزہ گر وہ

یہان جتنی قومین ہمارے سوا ہین
ہزار اُنمین مفلس ہین تو دو بینوا ہین
یہان لاکھ مین دو اگر اغنیا ہین
تو سو نیم بسمل ہین باقی گدا ہین
ذرا کام غیرت کو فرمائین گر ہم
تو سمجھین کہ ہین مبتذل کسقدر ہم

دریوزہ گری

بگاڑے ہین گردش نے جو خاندانی
نہین جانتے بسکہ روٹی کمانی
دلون مین ہی یکقلم سب نے ٹھانی
کہ کیجے بسر ننگ کر زندگانی
جہان قدر دانون کا ہین کھوج پاتے
یہو بچے ہین وان مانگتے اور کھاتے

کہین باپ دادا کا ہین نام لیتے
کہین وہ شناسی سے ہین کام لیتے
کہین جھوٹے وعدون پہ ہین وام لیتے
یونہین سبکو دم دیکے ہین دام لیتے
بزرگون کے نازان ہین جس نام پر وہ
اُسے بیچتے پھرتے ہین دربدر وہ

طبیعت مین اک کے ہے خاکساری | برا انکے کرتے ہین پر بردباری
تواضع ہے سبکی رگ و پے مین ساری | دماغ انکے ہین کبر و نخوت سے عاری
نہ باتون مین انکی حقارت کسی کی | نہ جلسون مین انکے مذمت کسی کی

جو گرتے ہین گر کر سنبھل جاتے ہین وہ | پڑے زد تو بچکر نکل جاتے ہین وہ
ہر اک سانچے مین جا کے ڈھل جاتے ہین وہ | جہان رنگ بدلا بدل جاتے ہین وہ
ہر اک وقت کا مقتضی جانتے ہین | زمانہ کے تیور وہ پہچانتے ہین

مگر ہے ہماری نظر اتنی اونچی | کہ یکسان ہے وان سب بلندی و پستی
نہین ابتک اصلا خبر ہمکو یہ بھی | کہ ہے کون مردار کتنا ترقی
جدھر کھول کر آنکھ ہم دیکھتے ہین | زمانہ کو اپنے سے کم دیکھتے ہین

زمانہ کا دن رات ہے یہ اشارا | کہ ہے آشتی مین مری یان گذارا
نہین پیروی جنکو میری گوارا | مجھے انسے کرنا پڑیگا کنارا
سدا ایک ہی رخ نہین ناؤ چلتی | چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی

چمن مین ہوا آچکی ہے خزان کی | پھری ہے نظر دیر سے باغبان کی
صدا اور ہے بلبل نغمہ خوان کی | کوئی دم مین رحلت ہے اب گلستان کی
تباہی کے خواب آ رہے ہین نظر سب | مصیبت کی ہے آنے والی سحر اب

کسی وقت جی بھر کے سوتے نہین وہ
کبھی سیر و صحبت سے ہوتے نہین وہ
بضاعت کو اپنی ڈبوتے نہین وہ
کوئی لمحہ بیکار کھوتے نہین وہ
نہ چلنے سے تھکتے نہ اُکتاتے ہین وہ
بہت بڑھ گئے اور بڑھے جاتے ہین وہ

اگر ہم کہ اب تک جہان تھے وہین ہین
جمادات کی طرح بار زمین ہین
ہین دنیا مین ایسے کہ گویا نہین ہین
زمانہ سے کچھ ایسے فارغ نشین ہین
کہ گویا ضروری تھا جو کام کرنا
وہ سب کر چکے ایک باقی ہی مرنا

یہان اور ہین جتنی قومین گرامی
خود اقبال ہی آج اُنکا سلامی
تجارت مین ممتاز دولت مین نامی
زمانہ کے ساتھی ترقی کے حامی
نہ فارغ ہین تعلیم اولاد سے وہ
نہ غافل ہین ہستی بنیاد سے وہ

دکان اُنکی ہی اور بازار اُنکا
بنج اُنکا ہی اور بیوہار اُنکا
زمانہ مین پھیلا ہی بیوپار اُنکا
ہی پیر و جوان برسرکار اُنکا
مدار اہلکاری کا ہی اب اُنھین پر
اُنھین کے ہین فرش اُنھین کے ہین دفتر

معزز ہین ہر ایک دربار مین وہ
گرامی ہین ہر ایک سرکار مین وہ
نہ رسوا ہین عادات و اطوار مین وہ
نہ بدنام گفتار و کردار مین وہ
نہ پیشہ سے حرفہ سے انکار اُنکو
نہ محنت مشقت سے کچھ عار اُنکو

ہندوون کی تعریف

تضییع اوقات

وہ بے مول پونجی کہ ہی اصل دولت
وہ شایستہ ملکون کا گنج سعادت
وہ آسودہ قومون کا راس البضاعت
وہ دولت کہ ہر وقت جس سے عبادت
نہین اُسکی وقعت نظر مین ہماری
یونہین مفت جاتی ہی برباد ساری

اگر ہمسے مانگے کوئی ایک پیسا
تو ہوگا کم و بیش بار اُسکا دینا
مگر ہان وہ سرمایۂ دین و دنیا
کہ اک ایک لمحہ ہی انمول جسکا
نہین کرتے خست اُڑانے مین اُسکے
بہت ہم سخی ہین لٹانے مین اُسکے

اگر سانس دن رات کی سب گنین ہم
تو نکلین گے انفاس ایسے بہت کم
کہ ہو جنمین کل کے لیے کچھ فراہم
یونہین گذرے جاتے ہین دن رات پیہم
نہین کوئی گویا خبردار ہم مین
کہ یہ سانس آخر ہی اب کوئی دم مین

گڈریے کا وہ حکم بردار کُتا
کہ بھیڑون کی ہر دم ہی رکھوالی کرتا
جو ریوڑ مین ہوتا ہی ہٹ کا کھٹکا
تو وہ شیر کی طرح پھرتا ہی بپھرا
گر انصاف کیجے تو ہی ہمسے بہتر
کہ غافل نہین فرض سے اپنے دم بھر

اہل یورپ کا قدر اوقات

وہ قومین جو سب راہین طی کر چکی ہین
ذخیرے ہر اک جنس کے بھر چکی ہین
ہر اک بوجھ بار اپنے سر دھر چکی ہین
ہوئین تب ہین زندہ کہ جب مر چکی ہین
اُسی طرح راہ طلب مین ہین پویا
بہت دور ابھی اُنکو جانا ہی گویا

نہ قومون مین عزت نہ جلسون مین وقعت / نہ اپنون سے الفت نہ غیرون سے ملت
مزاجون مین سستی دماغون مین نخوت / خیالون مین پستی کمالون سے نفرت
عداوت نہان دوستی آشکارا / غرض کی تواضع غرض کی مدارا

نہ اہل حکومت کے ہمراز ہین ہم / نہ درباریون من سرافراز ہین ہم
نہ علمون مین شایان اعزاز ہین ہم / نہ صنعت مین حرفت مین ممتاز ہین ہم
نہ رکھتے ہین کچھ منزلت نوکری مین / نہ حصہ ہمارا ہی سوداگری مین

تنزل نے کی ہی بری گت ہماری / بہت دور پہونچی ہی نکبت ہماری
گئی گذری دنیا سے حرمت ہماری / نہین کچھ ابھرنے کی صورت ہماری
پڑے ہین اک امید کے ہم سہارے / توقع پہ جنت کی جیتے ہین سارے

سیاحت کی گون ہین نہ مرد سفر ہین / خدا کی خدائی سے ہم بیخبر ہین
یہ دیوارین گھر کی جو پیش نظر ہین / یہی اپنے نزدیک حد بصر ہین
ہین تالاب مین مچھلیان کچھ فراہم / وہی انکی دنیا وہی انکا عالم

بہشت اور ارم سلسبیل اور کوثر / پہاڑ اور جنگل جزیرے سمندر
اسی طرح کے اور بھی نام اکثر / کتابون مین پڑھتے رہے ہین برابر
پہ جب تک نہ دیکھین کہین کس یقین پر / کہ یہ آسمان پر ہین یا ہین زمین پر

ادا کر چکی جب حق اپنا حکومت — رہی اب نہ اسلام کو اسکی حاجت
مگر حیف اے فخر آدم کی امت — ہوئی آدمیت بھی ساتھ اسکے رخصت
حکومت تھی گویا کہ اک جھول تم پر — کہ اترتے ہی اسکے نکل آئے جوہر

زمانہ مین ہین ایسی قومین[1] بہت سی — نہین جنمین تخصیص فرماندہی کی
پر آفت کہین ایسی آئی نہ ہوگی — کہ گھر گھر پہ یان چھا گئی آکے پستی
خروس اور شہباز سب اوج پر ہین — مگر ایک ہم ہین کہ بے بال و پر ہین

وہ ملت (قوم ۱۲) کہ گردون پہ جسکا قدم تھا — ہر اک کھونٹ مین جسکا برپا علم تھا
وہ فرقہ جو آفاق مین محترم تھا — وہ امت لقب جسکا خیر الامم تھا
نشان اسکا باقی ہی صرف اسقدر یان — کہ گنتے ہین اپنے کو ہم بھی مسلمان

وگرنہ ہماری رگون مین لہو مین — ہمارے ارادے مین اور جستجو مین
دلون مین زبانون مین اور گفتگو مین — طبیعت مین فطرت مین عادت مین خو مین
نہین کوئی ذرہ نجابت کا باقی — اگر ہو کسی مین تو ہی اتفاقی

ہماری ہر اک بات مین سفلہ پن ہی — کمینون سے بدتر ہمارا چلن ہی
لگا نام آبا کو ہمسے گہن ہی — ہمارا قدم ننگ اہل وطن ہی
بزرگون کی توقیر کھوئی ہی ہمنے — عرب کی شرافت ڈبوئی ہی ہمنے

(۱) جیسے پارسی۔یہودی۔ہندو وغیرہ۔خروس سے محکوم اور شہباز سے حاکم قومین مراد ہین۔

محکوم قومین

مسلمانان ہندوستان

تنزل اہل اسلام — خطاب بسوی قوم

جہان نہ ہر کام کرتا ہو باران
جہان آکے دیتا ہو در ابرنیسان
تردد سے جو اور ہوتا ہو ویران
نہین راس جسکو خزان اور بہاران
یہ آواز پیہم وہان آرہی ہو
کہ اسلام کا باغ ویران یہی ہو

وہ دین حجازی کا بیباک بیڑا
نشان جسکا اقصاے عالم مین پہونچا
مزاحم ہوا کوئی خطرہ نہ جسکا
نہ عمّان[1] مین ٹھٹکا نہ قلزم مین جھجکا
کیے پی سپر جسنے ساتون سمندر
وہ ڈوبا دہانہ مین گنگا کے آکر

اگر کان دھر کے سنین اہل عبرت
تو سیلون سے تابہ کشمیر و تبت
زمین سے ڈھکے بن پھول پھل ریت پتھر
یہ فریاد سب کر رہے ہین بہ حسرت
کہ کل فخر تھا جنسے ہندوستان کو
ہوے آج سب ننگ ہندوستان وہ

حکومت نے تمسے کیا گر کنارا
تو اُسمین نہ تھا کچھ تمہارا اجارا
زمانہ کی گردش سے ہی کسکو چارا
کبھی یان ہی بہمن کبھی یان ہی دارا
نہین بادشاہی کچھ آخر خدائی
جو ہی آج اپنی تو کل ہی پرائی

ہوئی مقتضی جبکہ حکمت خدا کی
کہ تعلیم جاری ہو خیر الوریٰ کی
پڑی دھوم عالم مین دین ہدیٰ کی
تو عالم کی تمکو حکومت عطا کی
کہ پھیلاؤ دنیا مین حکم شریعت
کرو ختم بندون پہ مالک کی حجت

(۱) خلیج عمان عرب اور بلوچستان کے درمیان ہی۔ ریڈسی یعنی بحر احمر کو قلزم کہتے ہین۔

بڑے اُنپہ وقت آکے پڑنے لگے اب	وہ دنیا مین بسکر اُجڑنے لگے اب
بھرے اُنکے میلے بچھڑنے لگے اب	بنے تھے وہ جیسے بگڑنے لگے اب
ہری کھیتیان جل گئین لہلہا کر	گھٹا کھل گئی سارے عالم مین چھا کر
نہ ثروت رہی اُنکی قائم نہ عزت	گئے چھوڑ ساتھ اُنکا اقبال و دولت
ہوے علم و فن اُنسے اک اک رخصت	مٹین خوبیان ساری نوبت بنوبت
رہا دین باقی نہ اسلام باقی	اک اسلام کا رہگیا نام باقی
ملے کوئی ٹیلا اگر ایسا اونچا	کہ آتی ہو وان سے نظر ساری دنیا
چڑھے اوسپہ پھر ایک خیر دمند دانا	کہ قدرت کے دنگل کا دیکھے تماشا
تو قومون مین فرق اسقدر پائیگا وہ	کہ عالم کو زیر و زبر پائیگا وہ
وہ دیکھیگا ہر سو ہزارون چمنستان	بہت تازہ تر صورت باغ رضوان
بہت اُنسے کمتر پہ سرسبز و خندان	بہت خشک اور بے طراوت پریشان
نہین لائے گو برگ و بار اُنکے پودے	نظر آتے ہین ہونہار اُنکے پودے
پھر اک باغ دیکھیگا اُجڑا سراسر	جہان خاک اُڑتی ہے ہر سو برابر
نہین تازگی کا کہین نام جسپر	ہری ٹہنیان جھڑ گئین جسکی جلکر
نہین پھول پھل جسمین آنے کے قابل	ہوے روکھ جسکے جلانے کے قابل

تمثیل اقوام و ملل

تمثیل حالت اسلام

یوروپ میں فیض زبان عرب سے علوم

غرض فن ہیں جو مایۂ دین و دولت
طبیعی الٰہی ریاضی و حکمت
طب اور کیمیا ہندسہ اور ہیئت
سیاست تجارت عمارت فلاحت
لگاؤ گے کھوج اُنکا جا کر جہاں تم
نشاں اُنکے قدموں کے پاؤ گے واں تم

ہوا گو کہ پامال بستان عرب کا
مگر اک جہاں ہے غزل خوان عرب کا
ہرا کر گیا سب کو باران عرب کا
سپید و سیہ پر ہے احسان عرب کا
وہ قومیں جو ہیں آج سرتاج سب کی
کلونڈی رہینگی ہمیشہ عرب کی

تنزل اسلام

رہے جبتلک ارکان اسلام برپا
چلن اہل دین کا رہا سیدھا سادا
رہا میل سے شہد صافی مصفا
رہی کھوٹ سے سیم خالص مبرا
نہ تھا کوئی اسلام کا مرد میدان
علم ایک تھا شش جہت میں درفشان

پہ گدلا ہوا جبکہ چشمہ صفا کا
گیا چھوٹ سررشتہ دین ہدا کا
رہا سر پہ باقی نہ سایہ ہما کا
تو پورا ہوا عہد تھا جو خدا کا
کہ ہمنے بگاڑا نہیں کوئی اب تک
"وہ بگڑا نہیں آپ دنیا میں جب تک"

(۱) یوروپ کے نامی مورخ مثل اڈورڈ گبن۔ ہنری لوئیس۔ ڈاکٹر ہیلی۔ سڈلیو فرانسیسی۔ سکندر ہمبالٹ وغیرہ وغیرہ اس بات کے معترف ہیں کہ ہمارے فضل و کمال کا سرچشمہ عرب تھا۔

(۲) جیسا سورۂ رعد میں وارد ہے کہ "ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتے یغیروا ما بانفسہم" یعنی خدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ آپ اپنی حالت نہیں بدلتی۔

(۱) زمانہ مین پھیلی طب اُنکی بدولت — ہوئی بہرہ ور جس سے ہر قوم و ملت
نہ صرف ایک مشرق مین تھی اُنکی شہرت — مسلّم تھی مغرب تک اُنکی حذاقت

سلرنو مین جو ایک نامی مطب تھا — وہ مغرب مین عطّار شکِ عرب تھا

(۲) ابوبکر رازی۔ علی ابن عیسا — حکیم گرامی حسین ابن سینا
حنین ابن اسحق قسیس دانا — ضیا ابن بیطار راس الاطبا

انھین کے ہین مشرق مین سب نام لیوا — انھین سے ہوا پار مغرب کا کھیوا

(۱) سلرنو — نیپلس صوبۂ اٹلی کا مشہور شہر ہی — وہان مسلمانون کا ایک نامی گرامی مدرسہ تھا جسمین طب کی علمی و عملی تعلیم ہوتی تھی اور تمام یوروپ سے لوگ طب سیکھنے کو یہان آتے تھے (رسالہ کوس موس مصنفۂ ہمبولٹ جلد ۲) —

(۲) اسکی تصنیفات ۱۱۳ ضبط کی گئی ہین جنمین سے اکثر طب مین ہین — اول رَے مین اور پھر بغداد مین مدتون علاج کیا اور آخر عمر مین اندھا ہو گیا ۳۲۰ھ ہجری مین وفات پائی — علی بن عیسے کو چیمبرس کی سائیکلوپیڈیا مین نہایت نامی اطبائے اسلام مین سے شمار کیا ہی — ابو علی الحسین کا قانون صدہا برس تک یوروپ کے مدرسون مین پڑھایا گیا ہی — اسکی تصنیفات مختلف علوم مین چالیس کے قریب شمار کی گئی ہین جنمین سے کتاب حاصل و محصول کی ۲۰ شفا کی ۱۸ قانون کی ۱۴ کتاب الانصاف کی ۲۰ لسان العرب کی ۱۰ جلدین نہایت ضخیم ہین — ۴۲۸ھ ہجری مین اٹھاون برس کی عمر مین مرا اور ہمدان مین مدفون ہوا — حنین عبادان کا رہنے والا عیسائی مذہب بہت بڑا نامی طبیب ہی — چونکہ اسنے خلفائے عباسیہ ہارون رشید و مامون کی خدمت پائی تھی اور متوکل کے عہد مین سررشتۂ ترجمہ کا افسر بھی تھا اور اُسکا وطن بھی عراق عرب تھا اسلیے حکمائے اسلام مین شمار کیا گیا ہی — ضیاء الدین ابن بیطار اندلسی علم نباتات مین بے مثل و یکتا تھا — نباتات کی تحقیقات مین دور دور کے سفر کیے ادویۂ مفردہ کے بیان مین اکثر کتابون کا ماخذ اُسکی تصنیفات ہین مصر کے تمام حکیم اُسکو اپنا پیشوا جانتے تھے ۶۴۶ھ مین وفات پائی

فصاحت عرب

فصاحت کے دفتر تھے سب گاو خوردہ | بلاغت کے رستے تھے سب ناسپردہ
اُدھر روم کی شمع انشا تھی مُردہ | اِدھر آتش پارسی تھی فسردہ
یکایک جو برق[1] آکے چمکی عرب کی | کھلی کی کھلی رہگئی آنکھ سب کی

عرب کی جو دیکھی وہ آتش زبانی | سُنی برمحل اُنکی شیوا بیانی
وہ اشعار کی دل مین نقشہ دوانی | وہ خطبون کی مانند دریا روانی
وہ جادو کے جملے وہ فقرے فسون کے | تو سمجھے کہ گویا ہم ابتک تھے گونگے

سلیقہ کسی کو نہ تھا مدح و ذم کا | نہ ڈھب یاد تھا شرح شادی و غم کا
نہ انداز تلقین و عظ و حکم کا | خزانہ تھا مدفون یان وہ قلم کا
نوا سنجیان اُنسے سیکھین یہ سب نے | زبان کھولدی سب کی نطقِ عرب نے

(۱) فصاحت بلاغت عرب کا ذاتی جوہر تھا۔ معرکۂ جنگ مین اُنکی تقریرون سے مبارزون کے دل بڑھتے تھے اور مخالفون کے جی چھوٹ جاتے تھے۔ اُنھین کی زبانین تھین جو لڑائیون مین تیر و سنان کا کام دیتی تھین۔ جان ڈیون پورٹ نے لکھا ہے کہ "عرب کے علم ادب نے روم اور یونان کے علم ادب مین از سر نو جان ڈالی تھی" اور نیشنل ٹرینلیشن کمیٹی کی پہلی تجویز مین اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ "فن ادب اور خصوصاً قصص و حکایات مین کوئی عرب سے بڑھکر نہین ہوا" اہل یورپ کے ہان جواب اسپیچ کا دستور ہے جو کہ عام جلسون اور قومی مجمعون مین اور لڑائی وغیرہ کے موقعون پر کی جاتی ہے غالباً اندلس کے مسلمانون سے اُنکے ہان پہونچی ہے۔

اسی دُھن مین آسان کیا ہر سفر کو
اسی شوق مین طے کیا بحر و بر کو
سنا خازنِ علمِ دین جس بشر کو
لیا اُس سے جا کر خبر(۱) اور اثر کو

پھر آپ اُسکو پرکھا کسوٹی پہ رکھکر
دیا اور کو خود مزا اُسکا چکھکر

کیا فاش راوی مین جو عیب پایا
مناقب(۲) کو چھانا مثالب کو تایا
مشائخ مین جو قبح نکلا جتایا
ائمہ مین جو داغ دیکھا بتایا

طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ مُلّا کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا

رجال(۳) اور اسانید کے جو ہین دفتر
گواہ اُنکی آزادگی کے ہین یکسر
نہ تھا اُنکا احسان اک اہل دین پر
وہ تھے اس مین یک قوم و ملت کے رہبر

لبرٹی(۴) مین جو آج فائق ہین سب سے
بتائین کہ لبرل بنے ہین وہ کب سے

(۱) خبر اور اثر حدیث کی قسمین ہین۔

(۲) مناقب خوبیان۔ مثالب عیوب۔ محدثین نے راویون کے حالات بیان کرنے مین انصاف اور آزادی کا پورا پورا حق ادا کیا ہے۔ اگر پرہیزگارون مین کوئی واقعی عیب دیکھا اُسے ظاہر کر دیا اور اگر فاسقون مین کوئی خوبی پائی اُسے بھی اخفا نہین کیا یہ طریقہ بھی اہل یوروپ نے عرب ہی سے سیکھا +

(۳) رجال سے مراد علم رجال ہے جسمین عالمون اور حدیث کے راویون کا حال نہایت صحت سے لکھا گیا ہے اور اسانید سے مراد علم حدیث ہے جسمین متن حدیث کے ساتھ ایک ایک راوی کا نام ذکر کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر اسپرنگر صاحب نے لکھا ہے کہ ”علم رجال پر مسلمان جتنا فخر کرین بجا ہے نہ ایسی کوئی قوم گذری اور نہ اب ہے جسنے مسلمانون کی طرح بارہ سو برس تک علما کے حالات زندگی لکھے ہون۔ ہمکو پانچ لاکھ مشہور عالمون کا تذکرہ انکی کتابون سے مل سکتا ہے“ لبرٹی انگریزی مین آزادی کو اور لبرل آزاد کو کہتے ہین۔

مورخ ہین جو آج تحقیق والے (۱) — تفحص کے ہین جنکے آئین نرالے
جنھون نے ہین عالم کے دفتر کھنگالے — زمین کے طبق سربسر چھان ڈالے
عرب ہی نے دل اُنکے جا کر ابھارے — عرب ہی سے وہ بھرنے سیکھے ترارے

اندھیرا تواریخ پر چھا رہا تھا — ستارہ روایت کا گہنا رہا تھا
درایت کے سورج پہ ابر آرہا تھا — شہادت کا میدان دُھندلا رہا تھا
سرِ رہ چراغ اک عرب نے جلایا — ہر اک قافلہ کا نشان جس سے پایا

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا (۲) — لگایا پتا جسنے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا — کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا
کیے جرح و تعدیل کے وضع قانون — نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسون

(۱) یعنے اہل یوروپ جو آج علم تاریخ مین تمام عالم پر فائق ہین اور جنھون نے علم لسان اور علم جیولوجی اور مختلف قومون کی قدیم مذہبی کتابون سے زمانہ قدیم کے حالات استخراج کیے ہین اس فن مین اُنکے اقرار کے موافق اُنکے اُستاد عرب ہی تھے ۔ افسوس ہی کہ عرب کی تاریخی کتابین مسلمانون مین نہین پائی جاتین بلکہ انگلستان ۔ جرمنی ۔ فرانس اور روم کے کتب خانون مین دفتر دفتر موجود ہین ۔ ابوراشد ۔ حاجی خلفہ ۔ ابن بطوطہ ۔ ابن العاشر محریظی ۔ مسعودی ۔ طبری ۔ حمزہ ۔ اصفہانی وغیرہ وغیرہ انہین سے ایک کی کتاب بھی ہمنے کبھی نہین دیکھی مگر یہ سب بے بہا نسخے یوروپ کے کتب خانون مین جا بجا موجود ہین ۔
(۲) اس گروہ سے مراد محدثین اہل اسلام ہین ۔ جرح محدثین کی اصطلاح مین کسی آدمی کو بے پروا یا بد حافظہ یا جھوٹا یا جعل ساز وغیرہ ثابت کرنا ہی اور تعدیل کسی راوی کو مقبول یا قوی الحفظ یا سچا یا معتمد علیہ وغیرہ ٹھہرانا ۔

وہ سنجار کا اور کوفہ کا میدان[1]	فراہم ہوئے جس مین مساح دوران
کرہ کی مساحت کے پھیلائے سامان	ہوئی جزو سے قدر کل کی نمایان
زمانہ وہان آجتک نوحہ گر ہی	کہ عباسیون کی سبھا وہ کدھر ہی
سمرقند سے اندلس تک سراسر[2]	انھین کی رصدگاہین تھین جلوہ گستر
سواد مراغہ مین اور قاسیون پر	زمین سے صدا آرہی ہی برابر
کہ جنکی رصد کے یہ باقی نشان ہین	وہ اسلامیون کے منجم کہان ہین

(۱) زمین جزیرہ (مابین دجلہ و فرات) مین جو سرزمین دیار ربیعہ کے نام سے مشہور ہی سنجار اُسکا ایک قدیم مشہور شہر ہی یہان ایک بہت بڑا کف دست میدان ہی جسکو عرب تریتہ کہتے ہین۔ ایکبار اس میدان مین اور دوسری بار کوفہ کے میدان مین مامون بن رشید کے حکم سے مہندس لوگ جمع ہوے اور کرۂ ارض کے ایک درجہ دائرہ عظیمہ کی پیمایش کی اور محیط کرہ کو چوبیس ہزار میل مشخص کیا۔ موسی بن ساکر کے چارون بیٹے جنکی کتاب حیل بنی موسے مشہور ہی یعنی ابوجعفر۔ محمد۔ احمد۔ حسین۔ اس کام پر بھیجے گئے تھے۔

(۲) سمرقند اور اندلس کی رصدگاہون کے کھنڈر ابتک موجود ہین۔ مراغہ آذربیجان مین مروان بن محمد کا آباد کیا ہوا شہر ہی۔ اس شہر کے باہر ایک بلندی پر ہلاکو خان نے اپنے عہد مین خواجہ نصیرالدین طوسی وغیرہ سے ایک رصدگاہ بنوائی تھی۔ قاسیون دمشق کے شمال مین ایک پہاڑ ہی۔ مشہور ہی کہ قابیل نے ہابیل کو یہین قتل کیا تھا مامون رشید نے سنہ ۲۱۵ ہجری مین قاسیون اور بغداد مین خالد بن عبد الملک وغیرہ سے رصدگاہین بنوانی شروع کی تھین سنہ ۲۱۸ مین جب وہ مرگیا تو وہ رصدین ناتمام چھوڑ دی گئین۔ پھر شرف الدولہ بن عضد الدولہ نے بغداد مین ویجن بن رستم کوہی وغیرہ سے رصد بنوائی۔

وہ لقمان[1] و سقراط کے دُرِّ مکنون | وہ اسرارِ بقراط و درسِ فلاطون
ارسطو کی تعلیم سولن کے قانون | پڑے تھے کسی قبر کہنہ مین مدفون
یہین آکے مُہرِ سکوت انکی ٹوٹی | اسی باغ رعنا سے بو انکی پھوٹی

یہ تھا علم پر وان توجہ کا عالم | کہ ہو جیسے مجروح جویائے مرہم
کسی طرح پیاس انکی ہوتی نہ تھی کم | بجھاتا تھا آگ انکی بارانِ شبنم
حریم خلافت مین اونٹون پہ لدکر | چلے آتے تھے مصر و یونان کے دفتر

وہ تارے جو تھے شرق مین لمعہ افگن | پہ تھا انکی کرنون سے تا غرب روشن
نوشتون سے ہین جنکے اب تک مزین | کتب خانۂ پیرس و روم و لندن
پڑا غلغلہ جنکا تھا کشورون مین | وہ سوتے ہین بغداد کے مقبرون مین

(۱) لقمان ایک نامی فصیح و بلیغ ہے جو حضرت عیسیٰؑ سے تقریباً چھ سو برس پہلے یونان مین ہوا ہے۔ اسکی کہانیان جنکو عرب امثال لقمان کہتے ہین بیسیون زبانون مین ترجمہ ہوئی ہین۔ یوروپ کے مورخ کہتے ہین کہ یہی کہانیان ہین جنھون نے وحشیون کو شایستہ اور ظالمون کو رحم دل اور سرکشون کو فرمان بردار بنایا ہے۔ آخر مقام ڈلفی مین اسپر لامذہبی کا الزام لگایا گیا اور پہاڑ پر سے نیچے گرا کر مارا گیا۔ سقراط ایتھنز کا رہنے والا نہایت مشہور حکیم اور نوع انسان کا رہنما اور خیر خواہ ہے اسکے وعظ اور نصیحت کی تمام یونان مین دھوم تھی۔ لوگون نے اسکے اقوال نہایت سعی و کوشش سے جمع کیے ہین۔ حضرت عیسیٰؑ سے چار سو برس پہلے اسکو زہر دیا گیا اور اسی مین وفات پائی۔ سولن بھی ایتھنز کا رہنے والا تھا۔ یہ اور لائی کرگس یونان کے مشہور مقنن ہین۔

خلافت بغداد

وہ مشہور پایۂ تخت (۱) عباسیون کا
لبِ دجلہ اُڑتا تھا جسکا پھریرا
تر و خشک پہ جسکا پڑتا تھا سایا
عراقِ عرب جسپہ تھا فخر کرتا

ہوئی سرنگون جسکی مدت سے جھنڈی
ہی جو آج کل اک تجارت کی منڈی

سُنے گوش عبرت سے گر جا کے انسان
تو وان ذرہ ذرہ یہ کرتا ہی اعلان
کہ تھا جن دنون مہر اسلام تابان
ہوا یان کی تھی زندگی بخش دوران

پڑی خاکِ ایتھنز (۲) مین جان یہین سے
ہوا زندہ پھر نام یونان یہین سے

(۱) اس سے مراد بغداد ہی جو سنہ ۱۳۲ ہجری سے سنہ ۶۵۶ تک عباسیون کا دار الخلافت رہا۔ یہ شہر عراق عرب مین دجلہ کے دونون کنارون پر آباد ہی غربی کنارے کی آبادی کو کرخ کہتے ہین اور شرقی کو عسکر مہدی اور رُصافہ۔ عراق عرب وہ ملک ہی جسکے غرب مین جزیرہ (مابین دجلہ و فرات) اور شرق مین بلاد کوہستان یعنی عراق عجم ہی اسکے مشہور شہر قادسیہ — کوفہ — بغداد — مدائن — بابل — نہروان — واسط — بصرہ — وغیرہ ہین —

(۲) یہ شہر قدیم سے یونان کا دار الحکومت ہی — یونان کے بڑے بڑے حکیم اور مقنن اسی شہر کے تھے — اسی واسطے عرب اسکو مدینۃ الحکماء کہتے ہین — خلفاے عباسیہ نے صرف یونان ہی کا نام زندہ نہین کیا بلکہ انکے عہد مین رومی فارسی سنسکرت سریانی وغیرہ کے بے شمار ترجمے عربی زبان مین ہوئے — ابوجعفر منصور نے ایلچی بھیجکر قیصر روم سے کتب حکمیہ کی نقلین اور ترجمے منگائے — تحریر اقلیدس — مجسطی اور کلیلہ دمنہ کا ترجمہ کرایا رشید نے اکثر علوم مین بڑی بڑی کتابین لکھوائین — مامون نے جزیرہ قبرس سے یونانی فلسفہ کی بہت سی کتابین بہم پہونچائین اور یوروپ مین جہان کہین کتابون کا پتا لگا وہان سے طلب کین —

ہویدا ہی غرناطہ سے شوکت اُنکی (۱)
عیاں ہی بلنسیہ سے قدرت اُنکی
بطلیوس کو یاد ہی عظمت اُنکی
ٹپکتی ہی قادس مین ہی حسرت اُنکی
نصیب اُنکا اشبیلیہ مین ہی سوتا
شب و روز ہی قرطبہ اُنکو روتا

کوئی قرطبہ کے کھنڈر جا کے دیکھے
مساجد کے محراب و در جا کے دیکھے
حجازی امیرون کے گھر جا کے دیکھے
وہ اُجڑا ہوا کرّ و فر جا کے دیکھے
جلال اُنکا کھنڈرون مین ہی یون چمکتا
کہ ہو خاک مین جیسے کندن دمکتا

(۱) غرناطہ (گرینڈا) اندلس مین نہایت خوش سواد اور خوش اسلوب شہر ہی۔ اندلس کا ایک صوبہ جسمین غرناطہ ہی اسی نام سے مشہور ہی۔ ابو علی عمر بن محمد شلوبینی امام نحو اسی صوبہ کا رہنے والا ہی۔ بلنسیہ (ولنسیہ) اندلس کے شرقی حصہ مین ایک نہایت عمدہ شہر ہی جسکا سواد باغون اور نہرون سے مالا مال ہی۔ بطلیوس (بدجوز) قرطبہ کے شمال مغرب مین چھ دن کے فاصلہ پر بہت بڑا شہر ہی اسمین متوکل ابن عمر افطس نے نہایت عالیشان عمارتین بنوائی تھین۔ ابن قلاس نے اسکی یاد مین بہت حسرتناک شعر لکھے ہین۔ قادس جسکو انگریزی مین کیڈس بولتے ہین اندلس مین ایک چھوٹا سا جزیرہ بارہ میل لمبا خلیج زقاق (بے اف کیڈس) کے متصل واقع ہی۔ اشبیلیہ (سویل) اندلس کی دار الخلافتون مین سے ہی اور قرطبہ سے چار دن کے فاصلہ پر واقع ہی۔ قرطبہ (کارڈوا) اندلس کا نہایت نامی اور بہت بڑا شہر ہی اسکی فصیل تیھر کی ہی۔ اسمین سولہ سو مسجدین اور نو سو حمام اور پچاس شفاخانے اور اسی عام مدرسے خلفاے امویہ کے عہد مین تھے ناصر اموی نے اسکے غرب مین ایک شہر بالاے کوہ آباد کیا تھا جسکا نام زہراو تھا اور جسکا ذکر سید یحیے قرطبی نے اپنے مرثیہ مین کیا ہی۔

اقالیم و بلاد اسلام

نہین اُس(۱) طبق پر کوئی بر اعظم ... نہون جسمین اُنکی عمارات محکم
عرب ۔ ہند ۔ مصر ۔ اندلس ۔ شام ۔ دیلم ... بناؤن سے ہے اُنکی معمور عالم
سرِ کوہِ آدم سے تا کوہِ بیضا ... ملیگا جہان جاؤ گے کھوج اُنکا

وہ سنگین محل اور وہ اُنکی صفائی ... جمی جنکے کھنڈرون پہ ہے آج کائی
وہ مرقد کہ گنبد تھے جنکے طلائی ... وہ معبد جہان جلوہ گر تھی خدائی
زمانہ نے گو اُنکی برکت اُٹھالی ... نہین کوئی ویرانہ پر اُنسے خالی

عمارات اندلس

ہوا اندلس(۲) اُنسے گلزار یکسر ... جہان اُنکے آثار باقی ہین اکثر
جو چاہے کوئی دیکھ لے آج جاکر ... یہ ہے بیت حمرا کی گویا زبان پر
کہ تھے آلِ عدنان سے میرے بانی ... ہوئین اُن سے اس زمین پر عرب کی نشانی

(۱) اس طبق کا اشارہ زمین کے نصف کرہ علیا کی طرف ہے جسمین ہم موجود ہین ۔ دیلم گیلان کے پاس ایک پہاڑی ملک بحیرہ کیسپین کے جنوب مین واقع ہے ۔ پہلے یہ دونون ملک ایران کی حدود مین شامل تھے اب روس کے ماتحت ہین ۔ لنکا مین جو سلسلہ پہاڑون کا ہے اسمین سب سے اونچی چوٹی قلۂ آدم یا کوہ آدم ہے کوہ بیضا اندلس مین ہے جسکو اہل یوروپ سیرا البیڈا کہتے ہین ۔ چونکہ اسکی چوٹی برف سے سفید رہتی ہے اسلیے عرب اسکو قلۂ بیضا کہتے تھے ۔ اور اسکا قدیم نام سیرا ہے ۔
(۲) اندلس یعنی اسپین مین سات سو برس تک عیسائی قوم مسلمانون کی محکوم رہی ۔ یہ عمارت شہر گرینڈا مین جسکو عرب غرناطہ کہتے تھے اہل اسلام کی بڑی یادگار ہے ۔ خلفاے بنی امیہ مین سے دوسرے خلیفہ کے عہد مین تیار ہوئی تھی اور اٹھاروین خلیفہ کے عہد مین اہل اسپین نے مسلمانون سے چھین لی ۔ بنی امیہ اور بنی ہاشم سب عدنان کی اولاد ہین اسی لیے خلفاے اندلس کو جو کہ بنی امیہ تھے آل عدنان کہا گیا ہے ۔

سیر و سیاحت

(١) یہ ہموار سڑکیں یہ راہیں مصفّا ۔ دو طرفہ برابر درختوں کا سایا
نشاں جابجا میل و فرسنگ کے برپا ۔ سرِ ہر کوئیں اور سرائیں مہیا
اُنھیں کے ہیں سب نے یہ چربے اُتارے ۔ اُسی قافلہ کے نشاں ہیں یہ سارے

سدا اُنکو مرغوب سیر و سفر تھا ۔ ہر اک برِّ اعظم(٢) میں اُنکا گذر تھا
کھنگالا ہوا اُنکا سب بحر و بر تھا ۔ جو لنکا میں تھے اُنکا بربر(٣) میں گھر تھا
وہ گنتے تھے یکساں وطن اور سفر کو ۔ گھر اپنا سمجھتے تھے ہر دشت و در کو

جہاں کو ہے یاد اُنکی رفتار ابتک ۔ کہ نقشِ قدم ہیں نمودار ابتک
ہیں سیلون(٤) میں اُنکے آثار ابتک ۔ اُنھیں رو رہا ہے ملیبار ابتک
ہمالہ کو ہیں واقعات اُنکے ازبر ۔ نشاں اُنکے باقی ہیں جبر الطّر پر

(١) شیر شاہ نے پانچ برس کی سلطنت میں ایک سڑک بنوائی جو چار مہینے کے رستہ میں پھیلی ہوئی تھی۔ اُس سڑک پر پانچ سات کوس کے فاصلہ سے ایک ایک پختہ سرا بنوائی۔ لب سڑک جابجا کوئیں اور مسجدیں بنوائیں۔ ہر مسجد میں امام اور موذن مقرر کیا۔ ہر سرا میں مسلمان اور ہندو آدمی نوکر رکھے تاکہ سبکو آرام ملے۔ سڑک کے دونوں طرف درخت لگوائے۔ کوس کوس بھر پر ایک ایک منارہ بنوایا جس سے رستہ کا اندازہ ہو۔
(٢) یعنے جتنے براعظم اُسوقت تک انسان کو معلوم تھے ایشیا یورپ افریقہ سب میں عرب کا گذر تھا۔
(٣) افریقہ میں جو ایک صحرا تین ہزار میل لمبا ہے اُسکی شمالی ملک کو بربر کہتے ہیں۔
(٤) سیلون لنکا کو کہتے ہیں ہندوستان کے مغربی ساحل پر جو ملک ہے اُسے ملیبار کہتے ہیں سیلون اور ملیبار میں ابتک عرب کی نسل موجود ہے۔ جبر الطّر کو عرب جبل طارق اور جبل الفتح کہتے ہیں۔ ابو عبد الرحمن موسے بن نصیر نے جب اپنے غلام طارق کو اندلس کی مہم پر بھیجا تو وہ اول اُسی پہاڑ پر پہونچا تھا گویا یہ پہاڑ فتح اندلس کا دروازہ تھا اُسی لیے اسکے یہ دونو نام رکھے گئے۔

احیائے علوم

ارسطو(۱) کے مردہ فنون کو جلایا
فلاطون کو زندہ پھر کر کے دکھایا
ہر اک شہر و قریہ کو یونان بنایا
مزا علم و حکمت کا سب کو چکھایا
کیا ہر طرف پردہ چشم جہان سے
جگایا زمانے کو خواب گران سے

طلب علم

ہر اک میکدے سے بھرا جا کے ساغر
ہر اک گھاٹ سے آئے سیراب ہو کر
گرے مثل پروانہ ہر روشنی پر
گرہ میں لیا باندھ حکم پیمبر
کہ "حکمت(۲) کو اک گم شدہ لال سمجھو
جہاں پاؤ اپنا اُسے مال سمجھو"

ہر اک علم کے فن کے جویا ہوئے وہ
ہر اک کام میں سب سے بالا ہوئے وہ
فلاحت میں بے مثل و یکتا ہوئے وہ
زراعت میں مشہور دنیا ہوئے وہ
ہر اک ملک میں اُنکی پھیلی عمارت
ہر اک قوم نے اُنسے سیکھی تجارت

تعمیر ممالک

کیا جا کے آباد ہر ملک ویران
مہیا کیے سب کے راحت کے ساماں
خطرناک تھے جو پہاڑ اور بیابان
اُنھیں کر دیا رشک صحن گلستان
بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پود اُنھیں کی لگائی ہوئی ہے

(۱) ارسطو یونان کے نہایت مشہور حکیموں میں سے ہے۔ سکندر اعظم کا اُستاد اور افلاطون کا شاگرد ہے۔ حضرت عیسےٰ سے تین سو بائیس برس پہلے تریسٹھ برس کی عمر میں مرا۔ افلاطون ایتھنز دار الخلافہ یونان کا رہنے والا سقراط کا شاگرد ہے۔ یہ بھی نہایت مشہور حکیم ہے۔ اکیاسی برس کی عمر میں حضرت عیسیٰ سے تین سو اڑتالیس برس پہلے مرا۔
(۲) یہ اس حدیث کی طرف اشارہ ہے کہ الحکمۃ ضالۃ المومن فحیث وجدہا فہو احق بہا۔

سلطان نبوت

گھٹا اک پہاڑون سے بطحا کے اُٹھی
پڑی چار سو یک بیک دھوم جسکی
کڑک اور دمک دور دور اسکی پہونچی
جو ٹیگس[1] پہ گرجی تو گنگا پہ برسی
رہے اُس سے محروم آبی نہ خاکی
ہری ہو گئی ساری کھیتی خدا کی

نشر توحید

کیا امّیون[2] نے جہان مین اوجالا
ہوا جس سے اسلام کا بول بالا
بتون کو عرب اور عجم سے نکالا
ہر اک ڈوبتی ناؤ کو جا سنبھالا
زمانے مین پھیلائی توحید مطلق
لگی آنے گھر گھر سے آواز حق حق

ہوا غلغلہ نیکیون کا بدون مین
پڑی کھلبلی کفر کی سرحدون مین
ہوئی آتش افسردہ آتشکدون مین
لگی خاک سی اڑنے سب معبدون مین
ہوا کعبہ آباد سب گھر اجڑ کر
جمے ایک جا سارے دنگل بچھڑ کر

نشر حسنات

لیے علم و فن اُنسے نصرانیون نے
کیا کسب اخلاق روحانیون[3] نے
ادب اُنسے سیکھا صفاہانیون نے
کہا بڑھکے لبیک یزدانیون نے
ہر اک دل سے رشتہ جہالت کا توڑا
کوئی گھر نہ دنیا مین تاریک چھوڑا

(۱) اندلس یعنی اسپین مین ٹیگس سے بڑی کوئی ندی نہین ہے اسکا طول تخمیناً ساڑھے پانسو میل ہے اراگون کی حدود سے نکلی ہے اور سپین مین سمندر سے جاکر ملی ہے۔
(۲) امّی ان پڑھ کو کہتے ہین — عرب مین چونکہ قدیم سے تعلیم و تعلم کا رواج نہ تھا اسواسطے وہان کے باشندون کو امّی کہا گیا ہے —
(۳) روحانیون سے وہ لوگ مراد ہین جو صرف روحانی تعلیم کو ضروری جانتے تھے — یزدانی مجوس ہین

(۱) ہوا ہر طرف موج زن تھی بلا کی	گلوں پر چھری چل رہی تھی جفا کی
عقوبت کی حد تھی نہ پرسش خطا کی	پڑی لٹ رہی تھی ودیعت خدا کی
زمین پر تھا ابرِ ستم کا دڑیڑا	تباہی میں تھا نوع انسان کا بیڑا
وہ قومیں جو ہیں آج غمخوار انسان	درندوں کی اور انکی طینت تھی یکسان
جہان عدل کے آج جاری ہیں فرمان	بہت دور پہونچا تھا وان ظلم و طغیان
بنے آج جو گلہ بان ہیں ہمارے	وہ تھے بھیڑیے آدمی خوار سارے
ہنر کا جہان گرم بازار ہے اب	جہان عقل و دانش کا بیوپار ہے اب
جہان علم و حکمت کی بھرمار ہے اب	جہان ہُن برستی لگاتار ہے اب
تمدن کا پیدا نہ تھا وان نشان تک	سمندر کی آئی نہ تھی موج وان تک
نہ رستہ ترقی کا ابتک کھلا تھا	نہ زینہ بلندی پہ کوئی لگا تھا
وہ صحرا انھیں قطع کرنا پڑا تھا	جہان نقش پا تھا نہ شور درا تھا
جو ہیں کان میں حق کی آواز آئی	لگا کرنے خود انکا دل رہنمائی

(۱) زمانہ وسطی میں جو کہ حضرت عیسیٰ سے لیکر سنہ [illegible] مسیحی تک رہا چھ سو برس یعنی الفرڈ اور شارلیمن کے عہد تک تمام یوروپ میں تاریکی اور اندھیر چھایا ہوا تھا۔ ظلم اور بدنظمیان اور جہل و ضلالت اور بے دیانتی تمام قوموں پر غالب تھی۔ یہی حال ایشیا اور افریقہ میں تھا فقط اسلام کی بدولت صرف عرب نے پرانی دنیا کے ہر ایک کھونٹ میں روشنی پھیلائی ہے۔

کفایت جہان چاہیے۔ وان کفایت — سخاوت جہان چاہیے۔ وان سخاوت
جچی اور تُلی دشمنی اور محبت — نہ بے وجہ الفت نہ بے وجہ نفرت
جُھکا حق سے جو جُھک گئے اُس سے وہ بھی — رُکا حق سے جو رُک گئے اُس سے وہ بھی

ترقی کا جس دم خیال اُنکو آیا — ایک اندھیر تھا ربع مسکون مین چھایا
ہراک قوم پر تھا تنزل کا سایا — بلندی سے تھا جسنے سب کو گرایا
وہ نیشن[۱] جو ہین آج گردون کے تارے — دھندلکے مین پستی کے پنہان تھے سارے

نہ ہنگامہ تھا گرم عبرانیون[۲] کا — نہ اقبال یاور تھا نصرانیون کا
پراگندہ دفتر تھا یونانیون کا — پریشان تھا شیرازہ ساسانیون کا
جہاز اہل روما کا تھا ڈگمگاتا — چراغ اہل ایران کا تھا ٹمٹماتا

ادھر ہند مین ہر طرف تھا اندھیرا — کہ تھا گیان گن کا لدا یان سے ڈیرا
ادھر تھا جہالت نے فارس کو گھیرا — کہ دل سب نے کیش و کنش سے تھا پھیرا
نہ بھگوان کا دھیان تھا گیانیون مین — نہ یزدان پرستی تھی یزدانیون مین

(۱) یعنی یوروپ کی قومین ۔ نیشن انگریزی مین قوم کو کہتے ہین ۔
(۲) عبرانیون سے مراد یہود ہین ۔ ساسان پسر دارا کی اولاد مین جو بادشاہ ہوے ہین وہ ساسانی کہلاتے ہین ۔ روما اٹلی کا بڑا مشہور شہر ہے جو کہ دریاے ٹائبر کے بائین کنارہ بحیرہ شام سے سولہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ رومیون کی شہنشاہی کے عہد مین یہی شہر دار السلطنت تھا ۔ جہاز کو روما کے ساتھ اور چراغ کو عبدۃ النار یعنی قدیم اہل فارس کے ساتھ جو مناسبت ہے ظاہر ہے

جہالت کی رسمین مٹا دینے والے
کہانت کی بنیاد ڈھا دینے والے
سر احکام دین پر جھکا دینے والے
خدا کے لیے گھر لٹا دینے والے
ہر آفت مین سینہ سپر کرنے والے
فقط ایک اللہ سے ڈرنے والے

اگر اختلاف اُنمین باہمدگر تھا
تو بالکل مدار اُسکا اخلاص پر تھا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑون مین شر تھا
خلاف آشتی سے خوش آیندہ تر تھا
یہ تھی موج پہلی اُس آزادگی کی
ہرا جس سے ہونے کو تھا باغ گیتی

نہ کھانون مین تھی وان تکلف کی کلفت
نہ پوشش سے مقصود تھی زیب و زینت
امیر اور لشکر کی تھی ایک صورت
فقیر اور غنی سب کی تھی ایک حالت
لگایا تھا مالی نے ایک باغ ایسا
نہ تھا جسمین چھوٹا بڑا کوئی پودا

خلیفہ تھے امت کے ایسے نگہبان
ہو گلہ کا جیسے نگہبان چوپان
مسلمان ذمی کے سب حق تھے یکسان
نہ تھا عبد و حر مین تفاوت نمایان
کنیز اور بانو تھین آپس مین ایسی
زمانہ مین مان جائی بہنین ہون جیسی

رہِ حق مین تھی دوڑ اور بھاگ انکی
فقط حق پہ تھی جس سے تھی لاگ انکی
بھڑکتی نہ تھی خود بخود آگ انکی
شریعت کے قبضے مین تھی باگ انکی
جہان کر دیا نرم نرما گئے وہ
جہان کر دیا گرم گرما گئے وہ

دیے پھیر دل اُنکے مکر و ریا سے / بھرا اُنکے سینہ کو صدق و صفا سے
بچایا اُنھین کذب سے افترا سے / کیا سرخرو خلق سے اور خدا سے
رہا قول حق مین نہ کچھ باک اُنکو / بس اک شوب مین کر دیا پاک اُنکو

کہین حفظ صحت کے آئین سکھائے / سفر کے کہین شوق اُنکو دلائے
مفاد اُنکو سوداگری کے سوجھائے / اُصول اُنکو فرماندہی کے بتائے
نشان راہ منزل کا اک اک دکھایا / بنی نوع کا اُنکو رہبر بنایا

ہوئی ایسی عادت پہ تعلیم غالب / کہ باطل کے شیدا ہوئے حق کے طالب
مناقب سے بدلے گئے سب مثالب / ہوئے روح سے بہرہ ور اُنکے قالب
جسے(۱) راج رد کر چکے تھے وہ پتھر / ہوا جا کے آخر کو قائم سرِ در

جب اُمت کو سب مل چکی حق کی نعمت / ادا کر چکی فرض اپنا رسالت
رہی حق پہ باقی نہ بندون کی حجت / نبی نے کیا خلق سے قصد رحلت
تو اسلام کی وارث اک قوم چھوڑی / کہ دنیا مین جسکی مثالین ہین تھوڑی

سب اسلام کے حکم بردار بندے / سب اسلامیون کے مددگار بندے
خدا اور نبی کے وفادار بندے / یتیمون کے بیوون کے غمخوار بندے
رہِ کفر و باطل سے بیزار سارے / نشے مین مئے حق کے سرشار سارے

(۱) یہ اُس پیشین گوئی کی طرف اشارہ ہے جو انجیل متی کے باب ۲۱ مین ہے اور جسکو مسلمان نبی اسمعیل کے حق مین سمجھتے ہین

پرہیزگاری

بچایا برائی سے انکو یکسر
تورع کا ہے ذات میں جنکے جوہر
کہ "طاعت سے ترک معاصی ہے بہتر (۱)
نہونگے کبھی عابد انکے برابر
کرو ذکر اہل ورع کا جہان تم
نہ لو عابدون کا کبھی نام وان تم"

کمائی

غریبون کو محنت کی رغبت دلائی
خبر تا کہ لو اس سے اپنی پرائی
کہ بازو سے اپنے کرو تم کمائی (۲)
نہ کرنی پڑے تمکو در در گدائی
طلب سے ہے دنیا کی گر یان یہ نیت
تو چمکو گے وان ماہ کامل کی صورت

اغنیا

امیرون کو تنبیہ کی اس طرح پر
اگر اپنے طبقہ مین ہین سب سے بہتر
کہ "ہین تم مین جو اغنیا اور تونگر (۳)
بنی نوع کے ہون مددگار و یاور
نہ کرتے ہون بے مشورت کام ہرگز
اٹھاتے نہون بے دھڑک گام ہرگز
تو مردون سے آسودہ تر ہے وہ طبقہ
زمانہ مبارک ہے ملے جسکو ایسا
یہ جب اہل دولت ہون اشرار دنیا
نہو عیش میں جنکو اوروں کی پروا
نہین اس زمانہ مین کچھ خیر و برکت
اقامت سے بہتر ہے اسوقت رحلت"

(۱) یہ اس حدیث کا ماحصل ہے کہ ذکر رجل عند رسول اللہ بعبادۃ واجتہاد وذکر آخر برعۃ فقال النبی لاتعدل الرعۃ یعنی الورع

(۲) اس حدیث کے الفاظ یہ ہین من طلب الدنیا حلالا استعفافا عن المسئلۃ وسعیا علی اہلہ وتعطفا علی جارہ لقی اللہ تعالے یوم القیمۃ ووجہہ مثل قمر لیلۃ البدر

(۳) یہ اس حدیث کا ماحصل ہے اذا کان امراءکم خیارکم واغنیاءکم سمحاءکم وامورکم شوری بینکم فظہر الارض خیر لکم من بطنہا واذا کان امراءکم شرارکم واغنیاءکم بخلاءکم وامورکم الی نساءکم فبطن الارض خیر لکم من ظہرہا

یہ کہکر کیا علم پر انکو شیدا
کہ "ہین ور رحمت سے سب اہل دنیا[1]
مگر دھیان ہی جنکو ہر دم خدا کا
ہی تعلیم کا یا سدا انھین چرچا
انھین کے لیے یان ہی نعمت خدا کی
انھین پر ہی وان جا کے رحمت خدا کی"

سکھائی انھین نوع انسان پہ شفقت
کہا "ہی یہ اسلامیون کی علامت[2]
کہ ہمسایہ سے رکھتے ہین وہ محبت
شب و روز پہونچاتے ہین اُسکو راحت
وہ جو حق سے اپنے لیے چاہتے ہین
وہی ہر بشر کے لیے چاہتے ہین

خدا رحم کرتا نہین اُس بشر پر[3]
نہو درد کی چوٹ جسکے جگر پر
کسی کے گر آفت گزر جاسے سر پر
پڑے غم کا سایہ نہ اُس بے اثر پر
کرو مہربانی تم اہلِ زمین پر
خدا مہربان ہوگا عرشِ برین پر

ڈرایا تعصب سے انکو یہ کہکر
کہ "زندہ رہا اور مرا جو اسی پر[4]
ہوا وہ ہماری جماعت سے باہر
وہ ساتھی ہمارا نہ ہم اُسکے یاور
نہین حق سے کچھ اُس محبت کو بہرا
کہ جو تمکو اندھا کرے اور بہرا"

(۱) اس حدیث کے لفظ یہ ہین الا ان الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیہا الا ذکر اللہ وما والاہ و عالم او متعلم۔
(۲) اس حدیث کے لفظ یہ ہین احسن الی جارک تکن مؤمنا واحب للناس ما تحب لنفسک تکن مسلما۔
(۳) یہ دو حدیثون کا ترجمہ ہی لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس ۔ ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء
(۴) یہ اس حدیث کا ماحصل ہی کہ لیس منا من دعا الی عصبیۃ ولیس منا من قاتل عصبیۃ ولیس منا من مات علی عصبیۃ ۔ حبک الشیٔ یعمی و یصم ۔

اسی طرح دل انکا اک سے توڑا	ہر اک قبلہ رخ سے منہ انکا موڑا
کہیں ماسوا کا علاقہ نہ چھوڑا	خداوند سے رشتہ بندوں کا جوڑا
کبھی کے جو پھرتے تھے مالک سے بھاگے	دیئے سر جھکا انکے مالک کے آگے
پتا اصل مقصود کا پا گیا جب	نشان گنج دولت کا ہاتھ آگیا جب
محبت سے دل انکا گرما گیا جب	سماں انپہ توحید کا چھا گیا جب
سکھائے معیشت کے آداب انکو	پڑھائے تمدن کے سب باب انکو
جتائی انھیں وقت کی قدر و قیمت	دلائی انھیں کام کی حرص و رغبت
کہا، چھوڑ دینگے (۱) سب آخر رفاقت	ہوں فرزند و زن اسمیں یا مال و دولت
نچھوڑیگا پر ساتھ ہرگز تمھارا	بھلائی میں جو وقت تمنے گزارا
غنیمت ہے صحت علالت سے پہلے	فراغت مشاغل کی کثرت سے پہلے
جوانی بڑھاپے کی زحمت سے پہلے	اقامت مسافر کی رحلت سے پہلے
فقیری سے پہلے غنیمت ہے دولت	جو کرنا ہے کرلو کہ تھوڑی سی ہے مہلت (۲)

(۱) حدیث میں آیا ہے کہ یتبع المیت ثلثة فیرجع اثنان و یبقی معہ واحد۔ یتبعہ اہلہ و مالہ وعملہ فیرجع اہلہ و مالہ و یبقی عملہ۔

(۲) اس حدیث کے لفظ یہ ہیں اغتنم خمسا قبل خمس۔ شبابک قبل ہرمک۔ وصحتک قبل سقمک۔ وغناک قبل فقرک۔ وفراغک قبل شغلک۔ وحیوتک قبل موتک

اُسی پر ہمیشہ بھروسا کرو تم — اُسی کے سدا عشق کا دم بھرو تم
اُسی کے غضب سے ڈرو گر ڈرو تم — اُسی کی طلب مین مرو جب مرو تم
مبرا ہے شرکت سے اُسکی خدائی — نہین اُسکے آگے کسی کو بڑائی

خرد اور ادراک رنجور ہین وان — مہ و مہر ادنےٰ سے مزدور ہین وان
جہاندار مغلوب و مقہور ہین وان — نبی اور صدیق(۱) مجبور ہین وان
نہ پرسش ہے رہبان و احبار کی وان — نہ پروا ہے ابرار و احرار کی وان

نصاریٰ(۲) نے جسطرح کھایا ہے دھوکا — کہ سمجھے وہ عیسےٰ کو بیٹا خدا کا
مجھے تم سمجھنا نہ زنہار ایسا — مری حد سے رتبہ بڑھانا نہ میرا
سب انسان ہین جسطرح وان سرفگندہ — اسی طرح ہون مین بھی اک اسکا بندہ

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم — نہ کرنا مری قبر پر سر کو خم تم
نہین بندہ ہونے مین کچھ مجھسے کم تم — کہ بیچارگی مین برابر ہین ہم تم
مجھے دی ہے حق نے بس اتنی بزرگی — کہ بندہ(۳) بھی ہون اُسکا اور ایلچی بھی

(۱) صدیق انبیا پر سب سے پہلے ایمان لانے والے اور اپنی تمام زندگی راست بازی سے بسر کرنے والے
رہبان عیسائیون کے درویش - احبار عیسائیون کے علماے دین - ابرار نیک بندے
احرار جو لوگ خدا کے سوا سب چیزون سے آزاد اور بے تعلق ہین -
(۲) اس حدیث کے الفاظ یہ ہین لاتطرونی کما اطرت النصاریٰ ابن مریم فانما انا عبدہ فقولوا عبداللہ ورسولہ
(۳) جیسا کہ قرآن شریف مین ارشاد ہوا ہے "قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ"

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی — عرب کی زمین جسنے ساری ہلا دی
نئی ایک لگن دل مین سبکے لگا دی — اک آواز مین سوتی بستی جگا دی

پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے — کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

تعلیم شریعت

سبق پھر شریعت کا انکو پڑھایا — حقیقت کا گر انکو اک اک بتایا
زمانہ کے بگڑے ہوؤن کو بنایا — بہت دن کے سوتے ہوؤن کو جگایا

کھلے تھے نہ جو راز ابتک جہان پر — وہ دکھلا دیے ایک پردہ اٹھا کر

ضلالت اہل عالم

کسی کو ازل کا نہ تھا یاد پیمان — بھلائے تھے بندون نے مالک کے فرمان
زمانہ مین تھا دور صہبائے بطلان — مئے حق سے محرم نہ تھی بزم دوران

اچھوتا تھا توحید کا جام ابتک — خم معرفت کا تھا منہہ خام ابتک

نہ واقف تھے انسان قضا و جزا سے — نہ آگاہ تھے مبدا و منتہا سے
لگائی تھی اک اک نے لو ماسوا سے — پڑے تھے بہت دور بندے خدا سے

یہ سنتے ہی تھرا گیا گلہ سارا — یہ راعی (۱) نے للکار کر جب پکارا

تعلیم توحید

کہ ہے ذات واحد عبادت کے لائق — زبان و دل کی شہادت کے لائق
اسی کے ہین فرمان اطاعت کے لائق — اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق

لگاؤ تو لو اس سے اپنی لگاؤ — جھکاؤ تو سر اسکے آگے جھکاؤ

(۱) راعی بکریان چرانے والا۔ اس لفظ کا اطلاق انبیا پر اکثر کیا گیا ہے۔

رسالت کی پہلی تبلیغ

پڑی کان مین دھات تھی اک نکمّی — نہ کچھ قدر تھی اور نہ قیمت تھی جسکی
طبیعت مین جو اُسکی جوہر تھے اصلی — ہوے سب تھے مٹی مین ملکر وہ مٹی
یہ تھا ثبت علم قضا و قدر مین — کہ بنجائیگی وہ طلا ایک نظر مین

وہ فخرِ عرب زیب محراب و منبر — تمام اہل مکہ کو ہمراہ لیکر
گیا ایک دن حسب فرمان داور — سوے دشت اور چڑھکے کوہِ صفا پر (١)
یہ فرمایا سب سے کہ، اے آلِ غالب (٢) — سمجھتے ہو تم مجکو صادق کہ کاذب

کہا سبنے، قول آجتک کوئی تیرا — کبھی ہمنے جھوٹا سنا اور نہ دیکھا
کہا، گر سمجھتے ہو تم مجکو ایسا — تو باور کروگے اگر مین کہونگا
کہ فوج گران پشت کوہ صفا پر — پڑی ہے کہ لوٹے تمھین گھات پاکر

کہا، تیری ہر بات کا یان یقین ہے — کہ بچپن سے صادق ہے تو اور امین ہے
کہا، گر مری بات یہ دلنشین ہے — تو سُن لو، خلاف اسمین اصلا نہین ہے
کہ سب قافلہ یان سے ہے جانیوالا — ڈرو اُس سے جو وقت ہے آنیوالا

(١) صفا اور مروہ مکہ مین دو پہاڑیان ہین جنکے بیچ مین حاجیون کو سات بار پے در پے دوڑنے کا حکم ہے حضرت اسمٰعیل کی والدہ ماجدہ ہاجرہ پر جبکہ یہان سخت حالت گزری تھی تو وہ قلق اور اضطراب مین اس مقام پر سرگشتہ و پریشان دوڑتی پھرتی تھین اسی بنا پر مسلمانون کو یہان دوڑنے کا حکم ہوا ہے۔
(٢) قریش کے اکثر قبائل خصوصًا بنی ہاشم اور بنی امیہ غالب کی اولاد ہین۔

ہوئے محو عالم سے آثار ظلمت — کہ طالع ہوا ماہ برج سعادت
نہ چھٹکی مگر چاندنی ایک مدت — کہ تھا ابر میں ماہتاب رسالت
یہ چالیسویں سال لطف خدا سے — کیا چاند نے کھیت غار حرا[1] سے

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا — مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا — وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ — یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

خطا کار سے درگذر کرنے والا — بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا — قبائل کو شیر و شکر کرنے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا — اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

مس خام کو جس نے کندن بنایا — کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا — پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا
رہا ڈر نہ بیڑے کو موج بلا کا — ادھر سے ادھر پھر گیا رخ ہوا کا

(۱) کوہ حرا جو کہ مکہ معظمہ سے تین میل کے فاصلے پر واقع ہے اسمیں ایک غار ہے جسمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بعثت سے پہلے جاکر ذکر و فکر کیا کرتے تھے۔ اسی غار کو غار حرا کہتے ہیں۔ سب سے پہلے وحی الٰہی اسی غار میں نازل ہوئی تھی۔

جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر مین دختر　　تو خوفِ شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی جب تھی شوہر کے تیور　　کہین زندہ گاڑ آتی تھی اُسکو جا کر
وہ گود ایسی نفرت سے کرتی تھی خالی　　جنے سانپ جیسے کوئی جننے والی

جو اُنکی دن رات کی دل لگی تھی　　شراب اُنکی گھُٹی مین گویا پڑی تھی
تعیش تھا غفلت تھی دیوانگی تھی　　غرض ہر طرح اُنکی حالت بُری تھی
بس اسطرح دس اُنکو گذری تھین صدیان　　کہ چھائی ہوئی نیکیون پر تھین بدیان

یکایک ہوئی غیرتِ حق کو حرکت　　بڑھا جانبِ بوقُبیس[1] ابرِ رحمت
ادا خاکِ بطحا[2] نے کی وہ ودیعت　　چلے آتے تھے جسکی دیتے شہادت
ہوئی پہلوے آمنہ[3] سے ہویدا　　دعاے خلیل[4] اور نویدِ مسیحا

ولادت رحمۃ للعالمین

(۱) یہ پہاڑ مکہ معظمہ سے جانب شرق واقع ہی ۔ مکہ اسکے نیچے غرب کی جانب آباد ہی ۔
(۲) بطحا ے مکہ ایک مقام مکہ اور منا کے درمیان واقع ہی مگر بطحا کا اطلاق عموماً ارض مکہ پر کیا جاتا ہی ۔ بطحا عربی مین اُس زمین کو کہتے ہین جسمین سنگریزے کثرت سے ہون ۔
(۳) آمنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی والدۂ ماجدہ کا نام ہی ۔
(۴) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مین اپنے دادا ابراہیم کی دعا اور اپنے بھائی عیسے کی بشارت ہون ۔ کیونکہ حضرت ابراہیم نے جیسا کہ سورۂ بقرہ کے رکوع ۱۵ مین مذکور ہی دعا کی تھی کہ الٰہی مکہ والون مین ایک نبی انھین مین سے مبعوث کر ۔ اور حضرت عیسیٰ نے جیسا کہ سورۂ صف کے پہلے رکوع مین اور انجیل یوحنا کے سولھوین باب مین ہی اپنی قوم کو بشارت دی تھی کہ میرے بعد ایک نبی آویگا جسکا نام فارقلیط یعنی احمد ہوگا

وہ بکر(۱) اور تغلب کی نامی لڑائی | صدی جسمین آدھی اُنھون نے گنوائی
قبیلون کی کردی تھی جسنے صفائی | تھی اک آگ ہر سو عرب مین لگائی
نہ جھگڑا کوئی ملک و دولت کا تھا وہ | کرشمہ اک اُنکی جہالت کا تھا وہ

اسی طرح ایک اور خونریز بلوا | عرب مین لقب جسکا ہی حرب داحس(۲)
رہا ایک مدت تک آپسمین برپا | بہا خون کا ہر طرف جسمین دریا
سبب اسکا لکھا ہی یہ اصمعیؒ نے | کہ گھوڑ دوڑ مین چپند کی تھی کسی نے

کہین تھا مویشی چرانے پہ جھگڑا | کہین پہلے گھوڑا بڑھانے پہ جھگڑا
لب جو کہین آنے جانے پہ جھگڑا | کہین پانی پینے پلانے پہ جھگڑا
یونہین روز ہوتی تھی تکرار اُنمین | یونہین چلتی رہتی تھی تلوار اُنمین

(۱) یہ لڑائی جاہلیت کے اشعار مین حرب بسوس کے نام سے مذکور ہی۔ بنیاد اسکی یہ تھی کہ ایک شخص کا اونٹ کھیت مین چلا گیا۔ کھیت والی عورت نے اُسے مارا۔ اونٹ والے نے عورت کی چھاتی کاٹ ڈالی۔ اس بات پر سنہ ۴۹۲ء سے سنہ ۵۳۴ء تک برابر لڑائی رہی۔ اول یہ لڑائی بنی بکر اور بنی تغلب مین ہونی شروع ہوئی تھی مگر رفتہ رفتہ تمام عرب کے قبیلے اُسمین شریک ہوگئے اور ابتدا سے آخر تک ستر ہزار آدمی مارا گیا۔
(۲) یہ لڑائی سنہ ۵۶۸ء سے سنہ ۶۳۱ء تک جاری رہی۔ داحس ایک گھوڑا تھا۔ گھوڑ دوڑ مین وہ آگے بڑھا چاہتا تھا کہ ایک شخص نے بڑھکر اُسے بدکا دیا۔ اتنی بات پر ایسا رن پڑا کہ قبیلے کے قبیلے کٹ مرے۔ اس لڑائی کا خاتمہ بالکل اُسوقت ہوا جب بعض قبیلے اسلام لائے۔ اصمعیؒ سے زمانہ جاہلیت کے اکثر قصے منقول ہین۔

قبیلہ قبیلہ کا بت ایک جدا تھا — کسی کا ہُبَل[1] تھا کسی کا صفا تھا
یہ عزّےٰ پہ وہ نائلہ پر فدا تھا — اسی طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا
نہاں ابرِ ظلمت مین تھا مہرِ انور — اندھیرا تھا فاران[2] کی چوٹیون پر

چلن انکے جتنے تھے سب وحشیانہ — ہر اک لوٹ اور مار مین تھا یگانہ
فسادون مین کٹتا تھا انکا زمانہ — نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ
وہ تھے قتل و غارت مین چالاک ایسے — درندے ہون جنگل مین بیباک جیسے

نہ ٹلتے تھے ہرگز جو اڑ بیٹھتے تھے — سلجھتے نہ تھے جب جھگڑ بیٹھتے تھے
جو دو شخص آپس مین لڑ بیٹھتے تھے — تو صدہا قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے
بلند ایک ہوتا تھا گر وان شرارا — تو اُس سے بھڑک اُٹھتا تھا ملک سارا

(۱) ہُبَل - صفا - عُزّیٰ - نائلہ - چارون بتون کے نام ہین - انکے سوا لات اور مناۃ اور اَساف وغیرہ اور بہت سے بُت تھے اور ہر ایک بت کسی خاص قبیلہ کے ساتھ مخصوص تھا -

(۲) فاران سے مراد مکہ کا پہاڑ ہے - اس شعر مین اُس بشارت کی طرف اشارہ ہے جو کہ آنحضرتؐ کے مبعوث ہونے کی بابت حضرت موسیٰ نے توریت مین اور حبقوق نبی نے اپنی کتاب مین دی ہے - اس بشارت کے اُردو ترجمہ کے لفظ یہ ہین کہ " خدا سینا سے نکلا اور شعیر سے چمکا اور فاران کے پہاڑ سے ظاہر ہوا - اُسکے داہنے ہاتھ مین شریعت روشن اور لشکر ملائکہ کے ساتھ آیا " (توریت کتاب پنجم باب ۳۳ - ۲) " اور آئیگا اللہ جنوب سے اور قدوس فاران کے پہاڑ سے - آسمانون کو جمال سے چھپا دیا اُسکی ستائش سے زمین بھر گئی " کتاب حبقوق باب ۳ - ۳

نہ وان مصر(۱) کی روشنی جلوہ گر تھی	نہ یونان کے علم و فن کی خبر تھی
وہی اپنی فطرت پہ طبع بشر تھی	خدا کی زمین بن جتی سربسر تھی
پہاڑ اور صحرا مین ڈیرا تھا سب کا	تلے آسمان کے بسیرا تھا سب کا
کہین آگ پجتی تھی وان بے محابا	کہین تھا کواکب(۲) پرستی کا چرچا
بہت سے تھے تثلیث پر دل سے شیدا	بتون کا عمل سو بسو جا بجا تھا
کرشمون کا راہب کے تھا صید کوئی	طلسمون مین کاہن کے تھا قید کوئی
وہ دنیا مین گھر سب سے پہلا خدا کا	خلیل ایک معمار تھا جس بنا کا
ازل مین مشیت نے تھا جسکو تاکا	کہ اس گھر(۳) سے ابلے گا چشمہ ہدا کا
وہ اک بت پرستون کا تیرتھ بنا تھا	جہان تین سو ساٹھ بت پج رہا تھا

(۱) مصر کی ترقی ہند اور فارس کے سوا تمام دنیا سے مقدم مانی گئی ہے چنانچہ یونان بھی مصر ہی کے پرتوے سے روشن ہوا تھا۔

(۲) صابئین کا فرقہ ستارون کو بھی پوجتا تھا اور آگ کی بھی تعظیم کرتا تھا۔ عیسائی تثلیث کے قائل تھے۔ عیسائی درویش جو پہاڑون اور جنگلون مین رہتے تھے اور دنیا کی لذتین ترک کر دیتے تھے وہ راہب کہلاتے تھے۔ جو لوگ علم غیب کا دعوے کرتے تھے اور زمانۂ آیندہ کی خبرین دیکر لوگون کو فریفتہ کرتے تھے وہ کاہن کہلاتے تھے یہ سب فرقے جزیرہ نماے عرب مین جمع تھے۔

(۳) اس گھر سے مراد خانۂ کعبہ ہے جو کہ بناے حضرت سلیمانؑ یعنی بیت المقدس سے نوسو پچانوے برس پہلے اور حضرت عیسیٰ کی ولادت سے دو ہزار برس پہلے تعمیر ہوا تھا۔

لیا عقل و دین سے نہ کچھ کام اُنھوں نے
کیا دینِ برحق کو بدنام اُنھوں نے

وہ دین جسنے اعدا کو اخوان بنایا[1]
وحوش اور بہائم کو انسان بنایا
درندوں کو غمخوارِ دوران بنایا
گڈریوں کو عالم کا سلطان بنایا

وہ خطّہ جو تھا ایک ڈھوروں کا گلّہ
گران کر دیا اُسکا عالم سے پلّہ

عرب کچھ نہ تھا اک جزیرہ نما تھا[2]
کہ پیوند ملکوں سے جسکا جدا تھا
نہ وہ غیر قوموں پہ چڑھکر گیا تھا
نہ اُسپر کوئی غیر فرمان روا تھا

تمدّن[3] کا اُسپہ پڑا تھا نہ سایا
ترقی کا تھا وان قدم تک نہ آیا

نہ آب و ہوا ایسی تھی روح پرور
کہ قابل ہی پیدا ہوں خودجس سے جوہر
نہ کچھ ایسے سامان تھے وان میسر
کنول جس سے کھل جائین دلکے سراسر

نہ سبزہ تھا صحرا مین پیدا نہ پانی
فقط آبِ باران پہ تھی زندگانی

زمین سنگلاخ اور ہوا آتش افشان
لُووں کی لپٹ بادِ صرصر کے طوفان
پہاڑ اور ٹیلے سراب اور بیابان
کھجوروں کے جھنڈ اور خارِ مغیلان

نہ کھتوں مین غلہ نہ جنگل مین کھیتی
عرب اور کل کائنات اُسکی یہ تھی

(۱) جیسا کہ قرآن مجید مین وارد ہوا ہے، "کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا" یعنی تم دشمن تھے سو ہم نے تمھارے دلون مین الفت پیدا کی اور ہوگئے تم اُسکے فضل سے بھائی بھائی۔
(۲) جزیرہ نما جغرافیہ کی اصطلاح مین خشکی کا وہ قطعہ ہے جسکے تین طرف پانی اور ایک طرف خشکی ہو۔
(۳) عربی مین سویلزیشن (تہذیب) کا ترجمہ تمدن کیا گیا ہے چنانچہ عرب یوروپ کی سلطنتون کو دول متمدنہ کہتے ہین

سبب[1] یا علامت گر اُنکو سجھائین / تو تشخیص مین سو نکالین خطائین
دوا اور پرہیز سے جی چرائین / یونہین رفتہ رفتہ مرض کو بڑھائین
طبیبون سے ہرگز نہ مانوس ہون وہ / یہانتک کہ جینے سے مایوس ہون وہ

یہی حال دنیا مین اُس قوم کا ہی / بھنور مین جہاز آکے جسکا گھرا ہی
کنارا ہی دور اور طوفان بپا ہی / گمان ہی یہ ہر دم کہ اب ڈوبتا ہی
نہین لیتے کروٹ مگر اہل کشتی / پڑے سوتے ہین بے خبر اہل کشتی

گھٹا سر پہ ادبار کی چھا رہی ہی / فلاکت سمان اپنا دکھلا رہی ہی
نحوست پس و پیش منڈلا رہی ہی / چپ و راس سے یہ صدا آرہی ہی
کہ کل کون تھے آج کیا ہو گئے تم / ابھی جاگتے تھے ابھی سو گئے تم

پر اُس قوم غافل کی غفلت وہی ہی / مذلت پہ اپنی قناعت وہی ہی
ملے خاک مین پر رعونت وہی ہی / ہوئی صبح اور خواب راحت وہی ہی
نہ افسوس اُنھین اپنی ذلت پہ ہی کچھ / نہ رشک اور قومون کی عزت پہ ہی کچھ

بہائم کی اور اُنکی حالت ہی یکسان / کہ جس حال مین ہین اُسی مین ہین شادان
نہ ذلت سے نفرت نہ عزت کا ارمان / نہ دوزخ سے ترسان نہ جنت کے خواہان

(۱) طب کی اصطلاح مین سبب چیز ہی جس سے مرض پیدا ہو اور علامت جس سے مرض پہچانا جائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمتان غریبتان فاحتملوہما۔ کلمۃ حکم من سفیہ فاقبلوہا۔ وکلمۃ سفہ من حکیم فاغفروہا

دو باتین بیمل ہین تم انھین گوارا کرو۔ دانائی کی بات جو ناداں کہے اُسے قبول کرو۔ اور نادانی کی بات جو دانا کہے اُسے بخشدو

رباعی

پستی کا کوئی حد سے گذرنا دیکھے
اسلام کا گر کر نہ اُبھرنا دیکھے
مانے نہ کبھی کہ مد ہے ہر جزر کے بعد
دریا کا ہمارے جو اُترنا دیکھے

مُسدس

کسی نے یہ بقراط(۱) سے جا کے پوچھا
مرض تیرے نزدیک مہلک ہین کیا کیا
کہا دُکھ جہان مین نہین کوئی ایسا
کہ جسکی دوا حق نے کی ہو نہ پیدا
مگر وہ مرض جسکو آسان سمجھین
کہے جو طبیب اُسکو ہذیان سمجھین

(۱) یہ شخص قدیم دار الخلافہ شام یعنی شہر حمص مین سکندر سے تقریباً سو برس پہلے گذرا ہے
عربی زبان مین طب کی کوئی کتاب بقراط کی کتابون سے پہلے ترجمہ نہین ہوئی +

دسترخوان چنا گیا ہی جسمین ابالی کھچڑی اور بے مرچ سالن کے سوا کچھ نہین - مگر اس نظم کی ترتیب مزے لینے اور واہ وا سننے کے لیے نہین کی گئی - بلکہ عزیزون اور دوستون کو غیرت اور شرم دلانے کے لیے کی گئی ہی - اگر دیکھین اور پڑھین اور سمجھین تو انکا احسان ہی - ورنہ کچھ شکایت نہین -

حافظ وظیفہ تو دعا گفتن ہست و بس		در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید

اور اُس ابر رحمت کا امت کی کھیتی کو رحلت کے وقت ہرا بھرا چھوڑ جانا اور مسلمانون کا دینی و دُنیوی ترقیات مین تمام عالم پر سبقت لیجانا بیان کیا ہی۔ اِسکے بعد اُنکے تنزل کا حال لکھا ہی اور قوم کے لیے اپنے بے ہنر ہاتھون سے ایک آئینہ خانہ بنایا ہی جسمین آکر وہ اپنے خط و خال دیکھ سکتے ہین اور سمجھ سکتے ہین کہ ہم کون تھے اور کیا ہو گئے اگرچہ اس جانکاہ نظم مین جسکی دشواریان لکھنے والے کا دل اور دماغ ہی خوب جانتا ہی بیان کا حق نہ مجھسے ادا ہوا ہی نہ ہو سکتا تھا۔ مگر شکر ہی کہ جسقدر ہو گیا اتنی بھی امید نہ تھی۔ ہمارے ملک کے اہل مذاق ظاہرا اس روکھی پھیکی سیدھی سادی نظم کو پسند نہ کرینگے کیونکہ اسمین یا تاریخی واقعات ہین یا چند آیتون اور حدیثون کا ترجمہ ہی۔ یا جو آج کل قوم کی حالت ہی اُسکا صحیح صحیح نقشہ کھینچا گیا ہی۔ نہ کہین نازک خیالی ہی۔ نہ رنگین بیانی ہی نہ مبالغہ کی چاٹ ہی۔ نہ تکلف کی چاشنی ہی۔ غرض کوئی بات ایسی نہین ہی جس سے اہل وطن کے کان مانوس اور مذاق آشنا ہون اور کوئی کرشمہ ایسا نہین ہی کہ۔ لا عین رات ولا اذن سمعت ولا خطر علےٰ قلب بشر۔ (۱) گویا اہل دہلی و لکھنؤ کی دعوت مین ایک ایسا

(۱) نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا نہ کسی بشر کے دل مین گذرا۔

اُٹھانا دشوار تھا مگر ناصح کی جادو بھری تقریر جی مین گھر کر گئی - دل ہی سے نکلی تھی دل ہی مین جا کر ٹھہری - برسون کی بجھی ہوئی طبیعت مین ایک ولولہ پیدا ہوا اور باسی کڑھی مین ایک اُبال آیا - افسردہ دل اور بوسیدہ دماغ جو امراض کے متواتر حملون سے کسی کام کے نہ رہے تھے اُنھین سے کام لینا شروع کیا - اور ایک مسدس کی بنیاد ڈالی - دنیا کے مکروہات سے فرصت بہت کم ملی - اور بیماریون کے ہجوم سے اطمینان کبھی نصیب نہوا - مگر حال مین یہ دھن لگی رہی - بارے الحمد للہ کہ بہت سی فتون کے بعد ایک ٹوٹی پھوٹی نظم اس عاجز بندہ کی بساط کے موافق تیار ہو گئی - اور ناصح مشفق سے شرمندہ ہونا نہ پڑا - صرف ایک امید کے سہارے پر یہ راہ دور و دراز طے کی گئی ہے - ورنہ منزل کا نشان نہ ابتک ملا ہے نہ آیندہ ملنے کی توقع ہے

خبرم نیست کہ منزلگہ مقصود کجاست	اینقدر ہست کہ بانگ جرسی مے آید

اِس مسدس کے آغاز مین پانچ سات بند تمہید کے لکھکر اول عرب کی اُس ابتر حالت کا خاکا کھینچا ہے جو ظہور اسلام سے پہلے تھی اور جس کا نام اسلام کی زبان مین جاہلیت رکھا گیا - پھر کوکب اسلام کا طلوع ہونا اور نبی اُمّیؐ کی تعلیم سے اس ریگستان کا دفعۃً سرسبز و شاداب ہو جانا

گردون پر سوار ہی ــ اُمرا جو قوم کو بہت کچھ فائدہ پہونچا سکتے ہین غافل اور بے پروا ہین ــ علما جنکو قوم کی اصلاح مین بہت بڑا دخل ہی زمانہ کی ضرورتون اور مصلحتون سے محض ناواقف ہین ــ ایسے مین جس سے جو کچھ بن آئے سو بہتر ہی ــ ورنہ ہم سب ایک ہی ناؤ مین سوار ہین ــ اور ساری ناؤ کی سلامتی مین ہماری سلامتی ہی ــ ہرچند لوگ بہت کچھ لکھ چکے ہین اور لکھ رہے ہین ــ مگر نظم جو کہ انسان کو بالطبع مرغوب ہی اور خاص کر عرب کا ترکہ اور مسلمانون کا موروثی حصہ ہی قوم کے بیدار کرنے کے لیے ابتک کسی نے نہین لکھی اگرچہ ظاہر ہی کہ اور تدبیرون سے کیا ہوا جو اس تدبیر سے ہوگا ــ مگر ایسی تنگ حالتون مین انسان کے دل پر ہمیشہ دو طرح کے خیال گذرتے رہے ہین ــ ایک یہ کہ ہم کچھ نہین کر سکتے ــ دوسرے یہ کہ ہمکو کچھ کرنا چاہیے ــ پہلے خیال کا نتیجہ ہمیشہ ہوا کہ کچھ نہ ہوا ــ اور دوسرے خیال سے دنیا مین بڑے بڑے عجائبات ظاہر ہوے ــ

در فیض ست منشین از کشایش نا امید اینجا	برنگ دانہ از ہر قفل میروید کلید اینجا

وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ (۱)

ہرچند اس حکم کی بجا آوری مشکل تھی اور اس خدمت کا بوجھ

(۱) اور وہ ایسا خدا ہی کہ جب لوگ نا امید ہو جاتے ہین تو وہ مینھ برساتا ہی اور اپنی رحمت پھیلاتا ہی

دل بڑھتا تھا۔ نہ ساتھیون کی ریس سے کچھ جوش آتا تھا۔ مگر ایک ایسے ناسور کا منھ بند کرنا تھا جو کسی نہ کسی راہ سے تراوش کیے بغیر نہین رہ سکتا اسلیے بخارات درونی جنگ کرنے سے دم گھٹا جاتا تھا اور دماغ مین تلاطم کر رہے تھے اور کوئی رخنہ ڈھونڈتے تھے۔ (قوم کے ایک سچے خیر خواہ نے جو اپنی قوم کے سوا تمام ملک مین اسی نام سے پکارا جاتا ہے اور جس طرح خود اپنے بیز ور ہاتھ اور قومی بازو سے بھائیون کی خدمت کر رہا ہے اسی طرح ہر ایا ہج اور نکمے کو اسی کام مین لگانا چاہتا ہے) آکر ملامت کی اور غیرت دلائی کہ ،، حیوان ناطق ہونے کا دعوے کرنا اور خدا کی دی ہوئی زبان سے کچھ کام نہ لینا بڑی شرم کی بات ہے۔

رُو جو انسان لب بجنبان درد ہن	ور جا دی لاف انسانی مزن

قوم کی حالت تباہ ہے۔ عزیز ذلیل ہو گئے ہین۔ شریف خاک مین ملگئے ہین علم کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ دین کا صرف نام باقی ہے۔ افلاس کی گھر گھر پکار ہے پیٹ کی چارون طرف دو ہائی ہے۔ اخلاق بالکل بگڑ گئے ہین اور بگڑتے جاتے ہین۔ تعصب کی گھنگھور گھٹا تمام قوم پر چھائی ہوئی ہے۔ رسم و رواج کی بیڑی ایک ایک کے پاؤن مین پڑی ہے۔ جہالت اور تقلید سب کی

بہت سے ابھی اُسکے ساتھ اُفتان وخیزان چلے جاتے ہین - گو ہونٹون پر پپڑیان جمی ہین - پیرون مین چھالے پڑے ہین - دم چڑھ رہا ہی - چہرے پر ہوائیان اوڑ رہی ہین لیکن وہ اُولوالعزم آدمی جو ان سبکا رہنما ہی اُسی طرح تازہ دم ہی - نہ اُسے رستے کی تکان ہی - نہ ساتھیون کے چھوٹ جانے کی پروا ہی - نہ منزل کی دوری سے کچھ ہراس ہی - اُسکی چتونون مین غضب جادو بھرا ہی کہ جسکی طرف آنکھ اٹھاکر دیکھتا ہی وہ آنکھین بندکرکے اُسکے ساتھ ہولیتا ہی - اُسکی ایک نگاہ ادھر بھی پڑی اور اپنا کام کرگئی - بیس برس کے تھکے ہارے خستہ اور کوفتہ اُسی دشوار گزار رستے پر پڑ لیے - نہ یہ خبر ہی کہ کہان جاتے ہین - نہ یہ معلوم ہی کہ کیون جاتے ہین - نہ طلب صادق ہی - نہ قدم راسخ ہی - نہ عزم ہی - نہ استقلال ہی نہ صدق ہی - نہ اخلاص ہی مگر ایک زبردست ہاتھ ہی کہ کھینچے لیے جاتا ہی -

آن دل کہ رم نمودی از خوبرو جوانان	دیرینہ سال پیری بردش بیک نگاہے

زمانہ کا نیا ٹھاٹھ دیکھکر پرانی شاعری سے جی سیر ہوگیا تھا اور جھوٹے ڈھکوسلے باندھنے سے شرم آنے لگی تھی - نہ یاردن کے اوبھار دن سے

بیس برس کی عمر سے چالیسوین سال تک تیلی کے بیل کی طرح اُسی ایک چکر مین پھرتے رہے اور اپنے نزدیک سارا جہان طے کر چکے - جب آنکھین کھلین تو معلوم ہوا کہ جہان سے چلے تھے ابتک وہین ہین -

شکست رنگ شباب و ہنوز رعنائی	دران دیار کہ زادی ہنوز آنجائی

نگاہ اوٹھا کر دیکھا تو دائین بائین آگے پیچھے ایک میدان وسیع نظر آیا جسمین بے شمار راہین چارون طرف کھلی ہوئی تھین - اور خیال کے لیے کہین عرصہ تنگ نہ تھا - جی مین آیا کہ قدم آگے بڑھائین - اور اس میدان کی سیر کرین - مگر جو قدم بیس برس تک ایک چال سے دوسری چال نہ چلے ہون اور جنکی دوڑ گز دو گز زمین مین محدود رہی ہو اُنسے اس وسیع میدان مین کام لینا آسان نہ تھا - اسکے سوا بیس برس کی بیکار اور نکمی گردش مین ہاتھ پاؤن چور ہو گئے تھے - اور طاقت رفتار جواب دے چکی تھی لیکن پاؤن مین چکر تھا اسلیے نچلا بیٹھنا بھی دشوار تھا - چند روز اسی تردد مین یہ حال رہا کہ ایک قدم آگے بڑہاتا تھا دوسرا پیچھے ہٹتا تھا - ناگاہ دیکھا کہ ایک خدا کا بندہ جو اس میدان کا مرد ہے ایک دشوار گذار رستے مین رہ نوردہی بہت سے لوگ جو اُسکے ساتھ چلے تھے تھک کر پیچھے رہ گئے ہین -

توخم کے خم لنڈھادیے اور پھر بھی سیر نہوے۔ کبھی خانۂ خمار کی چوکھٹ پہ جبہہ سائی کی۔ کبھی میفروش کے در پر گدائی کی۔ کفر سے مانوس رہے ایمان سے بیزار رہے۔ پیر مغان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ برہمنون کے چیلے بنے۔ بُت پوجے۔ زُنّار باندھا۔ قشقہ لگایا۔ زاہدون پر پھبتیان کہین۔ واعظون کا خاکا اوڑایا۔ دیر اور بتخانہ کی تعظیم کی۔ کعبہ اور مسجد کی توہین کی خدا سے شوخیان کین۔ نبیون کی گستاخیان کین۔ اعجاز مسیحی کو ایک کھیل جانا۔ حُسن یوسفی کو ایک تماشا سمجھا۔ غزل کہی تو ایک شُہدون کی بولیان بولین۔ قصیدہ لکھا تو بھاٹ اور بادخوانون کے مُنھ پھیر دیے۔ ہر مشتِ خاک مین اکسیر اعظم کے خواص بتلائے۔ ہر چوب خشک مین عصاے موسوی کے کرشمے دکھائے۔ ہر نمرود و شدّاد کو ابراہیم خلیل سے جا ملایا۔ ہر فرعون بے سامان کو قادر مطلق سے جا بھڑایا۔ جسکے مدّاح بنے اُسے ایسا بانس پر چڑھایا کہ خود ممدوح کو اپنی تعریف مین کچھ مزا نہ آیا۔ غرض نامۂ اعمال ایسا سیاہ کیا کہ کہین سفیدی باقی نہ چھوڑی۔

چو پرسش کنم روز حشر خواہد بود		تمسکات گناہان خلق پارہ کنند

نکل آئے۔ باغ جوانی کی بہار اگرچہ قابل دید تھی مگر دنیا کے مکروہات سے دم لینے کی فرصت نہ ملی۔ نہ خود آرائی کا خیال آیا۔ نہ عشق وجوانی کی ہوا لگی۔ نہ وصل کی لذت اوٹھائی۔ نہ فراق کا مزا چکھا۔

پنہاں تھا دام سخت قریب آشیان کے	اوڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے

البتہ شاعری کی بدولت چند روز جھوٹا عاشق بننا پڑا۔ ایک خیالی معشوق کی چاہ مین برسون دشت جنون کی وہ خاک اوڑائی کہ قیس و فرہاد کو گرد کر دیا کبھی نالۂ نیم شبی سے ربع مسکون کو ہلا ڈالا۔ کبھی چشم دریا بار سے تمام عالم کو ڈبو دیا۔ آہ و فغان کے شور سے کرّوبیون کے کان بہرے ہو گئے شکایتون کی بوچھار سے زمانہ چیخ اوٹھا۔ طعنون کی بھرمار سے آسمان چھلنی ہو گیا۔ جب رشک کا تلاطم ہوا تو ساری خدائی کو رقیب سمجھا یہانتک کہ آپ اپنے سے بدگمان ہو گئے۔ جب شوق کا دریا امڈا تو کشش دل سے جذب مقناطیسی اور قوت کہربائی کا کام لیا۔ بارہا تیغ ابرو سے شہید ہوے اور بارہا ایک ٹھوکر سے جی اوٹھے۔ گویا زندگی ایک پیراہن تھا کہ جب چاہا اوتار دیا جب چاہا پہن لیا۔ میدان قیامت مین اکثر گذر ہوا۔ بہشت و دوزخ کی اکثر سیر کی۔ بادہ نوشی پر آئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

بلبل کی چمن مین ہمزبانی چھوڑی	بزم شعرا مین شعرخوانی چھوڑی
جب سے دل زندہ تو نے ہمکو چھوڑا	ہمنے بھی تری رام کہانی چھوڑی

عرض حال

بچپن کا زمانہ جو کہ حقیقت مین دنیا کی بادشاہت کا زمانہ ہے ایک ایسے دلچسپ اور پرفضا میدان مین گذرا جو کلفت کے گرد و غبار سے بالکل پاک تھا۔ نہ وہان ریت کے ٹیلے تھے۔ نہ خاردار جھاڑیان تھین۔ نہ آندھیون کے طوفان تھے نہ بادسموم کی لپٹ تھی۔ جب اس میدان سے کھیلتے کودتے آگے بڑھے تو ایک اور صحرا اس سے بھی زیادہ دلفریب منظر آیا جسکے دیکھتے ہی ہزارون ولولے اور لاکھون امنگین خودبخود دل مین پیدا ہوگئین۔ مگر یہ صحرا جسقدر نشاط انگیز تھا اُسی قدر وحشت خیز تھا۔ اسکی سرسبز جھاڑیون مین ہولناک درندے چھپے ہوے تھے۔ اور اسکے خوشنما پودون پر سانپ اور بچھو لپٹے ہوے تھے۔ جونہین اسکی حد مین قدم رکھا ہر گوشہ سے شیر و پلنگ اور مار و کژدم

قال اللہ تعالے

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

حق تعالی کسی قوم کی حالت نہین بدلتا جبتک وہ آپ اپنی حالت نہ بدلے

مسدس حالی

مسمّی بہ

مدّ و جزرِ اسلام

جسکو الطاف حسین صاحب انصاری پانی پتی مقیم دہلی متخلص بہ حالی نے

مسلمانون کی ترقی اور تنزل کے بیان مین لکھا

مقام لکھنؤ

مطبع نامی منشی نول کشور مین منطبع ہوا

سنہ ۱۸۸۲ء

Moosuddasahali

INDIAN ✱ INSTITUTE ✱

قال اللہ تعالے

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

حق تعالی کسی قوم کی حالت نہین بدلتا جبتک وہ آپ اپنی حالت نہ بدلے

مسدّس حالی

مسمّی بہ

مدّ و جزرِ اسلام

جسکو الطاف حسین صاحب انصاری پانی پتی مقیم دہلی متخلص بہ حالی نے

مسلمانون کی ترقی اور تنزل کے بیان مین لکھا

مقام لکھنو

مطبع نامی منشی نولکشور مین مزیّن بطبع ہوا

سنہ ۱۸۸۲ء

Musaddas-ĕ-Ḥālī.

Indian Institute, Oxford.

The Lucknow Sparks Library.

Presented

by

Munshi Newul Kishore.